چھن چھنگلو
اور جاگونہ جن

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چھن چھنگلو اور جاگو نہ جن

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— 8/- روپے

جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کی پنڈلی میں کانٹا چبھو کر اس کی تمام پراسرار طاقتیں ختم کر دی تھیں اور پھر اسے رسی سے باندھ کر اس نے چوڑم دیوتا کے خوفناک بت کے سامنے ڈال دیا۔ اور خود اس نے الماری میں سے ایک بہت بڑا اور خوفناک قسم کا کلہاڑا نکالا اور چھن چھنگلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کلہاڑا فضا میں بلند کیا اور چھن چھنگلو نے موت کو سامنے دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں اب موت اسے یقینی نظر آ رہی تھی اور پھر جاگونہ جن کا کلہاڑا بجلی کی سی تیزی سے نیچے آیا۔

ادھر پنگلو دروازے کی اوٹ میں کھڑا حیرت
سے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا اس نے دیکھا
تھا کہ اس کے دوست چھن چھنگو کی پنڈلی میں
جیسے ہی کانٹا چبھا اس کی تمام طاقتیں ختم ہوگئی
تھیں اور اب چھن چھنگو رسی سے بندھا ہوا تھا
جب کہ جاگوبنہ جن کلہاڑا سنبھالے اسے قتل کرنے
کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ اس نے چھن چھنگو کو بچانے
کا فیصلہ کیا اور جیسے ہی جاگوبنہ جن کا ہاتھ حرکت
میں آیا اس نے بھی جاگوبنہ جن پر چھلانگ
لگا دی وہ اچھل کر سیدھا اس کے ہاتھ پر
جاگرا۔ جس میں اس نے کلہاڑا پکڑا ہوا تھا
اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جاگوبنہ جن کا ہاتھ بہک
گیا اور کلہاڑا بجائے سامنے پڑے ہوئے چھن چھنگو
کی گردن پر لگتا وہ بہک کر پوری قوت سے
اس کے اپنے پیر پر جا لگا اور ہال جاگوبنہ جن
کی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ پنگلو بندر جھپٹا
مار کر دور جا کھڑا ہوا تھا اب وہ اطمینان سے
کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔
جیسے ہی جاگوبنہ جن کے پیر پر وہ بھاری

بھر کم کلہاڑا پوری قوت سے لگا۔ اس کا پیر
درمیان سے دو ٹکڑے ہوگیا
جاگوبنہ جن کے ہاتھ سے کلہاڑا چھوٹ گیا اور
وہ پیر پکڑ کر پورے ہال میں ناچنے لگا۔ اس
کے منہ سے بے تحاشا چیخیں نکلنے لگی تھیں۔
پنگلو بندر نے اسے یوں ناچتے دیکھا تو وہ
تیزی سے آگے بڑھا اس نے سب سے پہلے چھن چھنگو
کی پنڈلی سے وہ کانٹا نکالا اور پھر اپنے تیز
دانتوں سے اس نے وہ رسی کاٹ دی جس سے
چھن چھنگو بندھا ہوا تھا رسی کٹتے ہی چھن چھنگو اچھل
کر کھڑا ہوگیا اس نے محسوس کیا کہ اس کی
پراسرار صلاحیتیں کانٹا نکلنے کے باوجود واپس نہیں
آئی تھیں۔
ادھر جاگوبنہ جن نے وقتی تکلیف کے بعد جب
چھن چھنگو اور پنگلو کی طرف دھیان کیا تو اس
نے دیکھا کہ چھن چھنگو آزاد کھڑا تھا اور پنگلو
بھی اس کے قریب موجود تھا اس نے ایک بار
پھر جھپٹ کر کلہاڑا اٹھایا۔
اسی لمحے چھن چھنگو نے پنگلو کو اشارہ کیا اور

وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔ جاگونہ جن ان کے پیچھے بھاگا مگر وہ دونوں اپنی جان بچانے کے لئے انتہائی تیزی سے دوڑ رہے تھے۔

دوڑتے دوڑتے چھن چھنگلو نے اپنے دماغ سے سوال کیا "اسے کیا کرنا چاہیئے" فوراً ہی اسے جواب ملا کہ وہ فوراً ٹنگلو کو لے کر جاگونہ کے محل سے باہر نکل جائے۔ اور اس تین انگلیوں نما درخت پر چڑھ جائے اس درخت پر جاگونہ جن نہیں چڑھ سکتا تھا اس لئے وہ اس کے وار سے بچ جائیں گے۔

چنانچہ چھن چھنگلو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ ٹنگلو اس سے بھی آگے تھا۔

جاگونہ جن نے انہیں پکڑنے کی بے حد کوشش کی مگر اس کا پیر کٹ گیا تھا۔ اس لئے وہ زیادہ تیزی سے نہ بھاگ سکتا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں دروازے سے باہر نکل گئے "اس درخت پر چڑھ جاؤ ٹنگلو" چھن چھنگلو نے

باہر نکلتے ہی ٹنگلو سے مخاطب ہوکر کہا اور ٹنگلو پھرتی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

جاگونہ جن کلہاڑا سنبھالے دروازے سے باہر نکلا تاکہ انہیں جنگل میں گھیر کر مار ڈالے مگر اس کے باہر نکلنے سے پہلے چھن چھنگلو ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا اور جاگونہ جن بے بس ہوکر کھڑا رہ گیا اس کا بس ان درختوں پر نہیں چل سکتا تھا کیونکہ یہ درخت اس کے محل کے دروازے پر تھے اور جس وقت اس نے محل بنایا تھا اس وقت ایک بوڑھا اور نیک جن ان درختوں پر رہتا تھا اس نے جاگونہ جن کو محل بنانے کی اجازت اس شرط پر دی تھی کہ وہ ان درختوں پر یا اس پر موجود کسی بھی چیز کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

وہ چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر تیزی سے واپس اپنے محل میں دوڑ گیا۔

درخت پر بیٹھتے ہی چھن چھنگلو نے دوبارہ اپنے دماغ سے سوال کیا کہ اس کی پراسرار صلاحیتیں کس طرح واپس آسکتی ہیں۔

اسے جواب ملا کہ اب اس کی صلاحیتیں اس
صورت میں واپس آسکتی ہیں کہ وہ ایسا کیکر
کا درخت ڈھونڈے جو تین سو سالہ پرانا ہو اس
کا کانٹا جب وہ پنڈلی میں چبھوئے گا اس
وقت اس کی صلاحیتیں واپس آجائیں گی۔

مگر ایسا درخت کہاں ملے گا" چھن چھنگو نے
پریشان ہوتے ہوئے اپنے دماغ سے دوسرا سوال کیا

"وہ درخت اسی جنگل میں موجود ہے جنگل کے
شمال مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے
اس پہاڑی کی چوٹی پر کیکر کا تین سو سالہ پرانا
درخت ہے مگر اس پہاڑی پر انتہائی زہریلے
سانپ رہتے ہیں ان سانپوں سے بچ کر اس درخت
تک جانا پڑے گا" اس کے دماغ نے جواب دیا

"مگر جب ہم اس درخت سے اتریں گے تو جاگورنہ
جن ہمیں ہلاک کر دے گا" چھن چھنگو نے پوچھا

"رات کے وقت تم نیچے اترنا۔ رات کے وقت
جاگورنہ جن اپنے محل سے باہر نہیں نکل سکتا کیونکہ
تمام رات اسے چوڑم دیوتا کے سامنے عبادت کرنی
پڑتی ہے اس کے دماغ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" چھن چھنگو نے سوچا اور پھر اطمینان
سے درخت پر پیر پھیلا کر بیٹھ گیا اب اسے
رات ہونے کا انتظار تھا اور رات ابھی کافی
دور تھی۔

ابھی اسے آرام سے بیٹھے تھوڑی دیر ہوئی
تھی کہ جاگورنہ جن محل کے دروازے پہ نظر آیا
اس نے اپنے پیر پہ پٹی باندھی ہوئی تھی
وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس درخت کے نیچے
آکر رک گیا

"تم مجھ سے بچ کر نہیں جاسکتے چھن چھنگو، میں
چوڑم دیوتا کے سامنے تمہیں ضرور بھینٹ چڑھاؤں گا"
جاگورنہ جن نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے جاگورنہ جن، تم نے
جس طرح مکاری سے کام لیا ہے اور کلمہ پڑھنے
کے بعد مکر گئے ہو اب تمہاری موت یقینی ہے"
چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"میں نے تمہاری تمام صلاحیتیں ختم کر دی ہیں
اب تم ایک حقیر سے انسان سے زیادہ کچھ
نہیں میں تمہیں چٹکی میں مسل دوں گا" جاگورنہ جن

کا لہجہ غراہٹ میں تبدیل ہو گیا۔
"یہ تمہاری بھول ہے تم ان درختوں پر نہیں
چڑھ سکتے سمجھے، اس لئے تم مجھے ہاتھ نہیں
لگا سکو گے"

یہ ٹھیک ہے کہ میں ان درختوں پر نہیں
چڑھ سکتا۔ مگر پھر بھی تم مجھ سے بچ کر
نہیں جا سکتے" جاگونہ جن نے کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ہاتھ کو یوں
حرکت دی جیسے کوئی پتھر مارتا ہے اس کا یہ
ہاتھ اب تک اس کی پشت کی طرف تھا اس
کے ہاتھ میں ایک بڑی سی رسی تھی جس کا
سرا کمند کی طرح بنا ہوا تھا

چھن چھنگو چونکہ بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا
اس لئے اس سے پہلے کہ وہ کمند
سے بچنے کی کوشش کرتا کمند کا سرا اس کی
گردن میں پھنس گیا اور دوسرے لمحے جاگونہ
جن نے زور سے جھٹکا دیا اور چھن چھنگو اچھل کر
منہ کے بل زمین پر آگرا اس نے گو بڑی
ہوشیاری سے اپنے ہاتھ آگے کر دئے تھے

اس لئے اس کے منہ اور سینے پہ چوٹ
نہ لگی تھی مگر اس کی گردن اب بھی
رسی میں بندھی ہوئی تھی۔
جاگورنہ جن نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور
پھر جھپٹ کر چھن چھنگو کی گردن پکڑ کر اسے
ہوا میں اٹھا لیا۔
"اب بتاؤ بیوقوف لڑکے اب تمہیں میرے ہاتھ
سے کون بچا سکتا ہے" جاگورنہ جن نے بڑے
فخریہ لہجے میں کہا۔
"میرا اللہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور ہے وہ
مجھے بچائے گا" چھن چھنگو نے گھٹے گھٹے لہجے میں
کہا مگر اس کی آواز میں بلا کا اعتماد تھا
جیسے اسے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور یقین ہو۔
"میں دیکھوں گا کہ تمہارا اللہ میرے ہاتھ سے
تمہیں کیسے بچاتا ہے" جاگورنہ جن نے دانت پیستے
ہوئے کہا۔
اور دوسرے ہاتھ سے اس نے چھن چھنگو کی
گردن سے رسی نکال دی اب اس نے ہاتھ
سے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی اور اس کی

گرفت اتنی سخت تھی کہ چھن چھنگو کا دم گھٹتا
جا رہا تھا جاگورنہ جن قہقہے مارتا ہوا چھن چھنگو
کو اٹھائے محل کی طرف مڑ گیا۔
مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں
گے کہ ٹینگو بندر نے جو اس دوران درخت سے
اتر کر قریب موجود جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا
تھا جھپٹ کر اس کی ٹانگ پہ اپنے دانت جما
دیئے اچانک تکلیف کی وجہ سے جاگورنہ جن بے اختیار
اچھل پڑا اور اسی لمحے اس کا پیر ایک درخت
کی زمین سے ابھری ہوئی جڑ میں پھنس گیا
اور وہ منہ کے بل ایک کانٹے دار جھاڑی
پہ جا گرا جھٹکا لگنے سے اس کے ہاتھ کی گرفت
ڈھیلی پڑ گئی اور چھن چھنگو اچھل کر دور جا گرا
نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے بھاگا۔
جاگورنہ جن نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا
ہوا۔ گو اس کا منہ زخمی ہو گیا تھا مگر چھن چھنگو
کے آزاد ہو جانے سے وہ بوکھلا گیا تھا
وہ بھی جوش کے عالم میں تیزی سے چھن چھنگو
کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا۔

اس لئے اس کے منہ اور سینے پہ چوٹ
نہ لگی تھی مگر اس کی گردن اب بھی
رسی میں بندھی ہوئی تھی۔
جاگونہ جن نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور
پھر جھپٹ کر چھن چھنگو کی گردن پکڑ کر اسے
ہوا میں اٹھا لیا۔
"اب بتلاؤ بیوقوف لڑکے اب تمہیں میرے ہاتھ
سے کون بچا سکتا ہے" جاگونہ جن نے بڑے
فخریہ لہجے میں کہا۔
"میرا اللہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور ہے وہ
مجھے بچائے گا" چھن چھنگو نے گھٹے گھٹے لہجے میں
کہا مگر اس کی آواز میں بلا کا اعتماد تھا
جیسے اسے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور یقین ہو۔
"میں دیکھوں گا کہ تمہارا اللہ میرے ہاتھ سے
تمہیں کیسے بچاتا ہے" جاگونہ جن نے دانت پیستے
ہوئے کہا۔
اور دوسرے ہاتھ سے اس نے چھن چھنگو کی
گردن سے رسی نکال دی اب اس نے ہاتھ
سے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی اور اس کی

گرفت اتنی سخت تھی کہ چھن چھنگو کا دم گھٹتا
جا رہا تھا جاگونہ جن قہقہے مارتا ہوا چھن چھنگو
کو اٹھائے محل کی طرف مڑ گیا۔
مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں
گے کہ چنگو بندر نے جو اس دوران درخت سے
اتر کر قریب موجود جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا
تھا جھپٹ کر اس کی ٹانگ پر اپنے دانت جما
دیئے اچانک تکلیف کی وجہ سے جاگونہ جن بے اختیار
اچھل پڑا اور اسی لمحے اس کا پیر ایک درخت
کی زمین سے ابھری ہوئی جڑ میں پھنس گیا
اور وہ منہ کے بل ایک کانٹے دار جھاڑی
پر جا گرا جھٹکا لگنے سے اس کے ہاتھ کی گرفت
ڈھیلی پڑ گئی اور چھن چھنگو اچھل کر دور جا گرا
نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے بھاگا۔
جاگونہ جن نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا
ہوا۔ گو اس کا منہ زخمی ہو گیا تھا مگر چھن چھنگو
کے آزاد ہو جانے سے وہ بوکھلا گیا تھا
وہ بھی جو[illegible] کے عالم میں تیزی سے چھن چھنگو
کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا۔

چھن چھنگو بےتحاشا بھاگتا ہوا تین انگلیوں نما درختوں کی طرف بڑھا مگر جاگونہ جن سائے کی طرح اس کے پیچھے تھا۔

بھاگتے بھاگتے اچانک چھن چھنگو کا پیر پھسلا اور وہ منہ کے بل ایک بڑی سی جھاڑی میں گرتا چلا گیا۔

جاگونہ جن اس سے چند قدموں کے فاصلے پر تھا۔ اس نے جھپٹ کر چھن چھنگو کو پکڑنا چاہا مگر اچانک چھن چھنگو اس جھاڑی کی جڑ میں گھستا چلا گیا جہاں ایک غار کا دہانہ صاف نظر آرہا تھا جاگونہ جن نے وحشت کے عالم میں جھاڑی کی جڑ کو پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے اتنی بڑی جھاڑی کو جڑ سے اکھاڑ کر دور پھینک دیا۔ اب غار کا دہانہ صاف نظر آنے لگ گیا تھا مگر یہ دہانہ اتنا بڑا نہیں تھا کہ جاگونہ جن اس میں گھس سکتا۔ چنانچہ جاگونہ جن نے اپنے طاقتور ہاتھوں سے مٹی اکھاڑنی شروع کردی۔ مگر نجانے کیا بات تھی کہ اس غار کے دہانے کے ارد گرد کی مٹی اتنی سخت

تھی کہ جاگونہ جن پوری کوشش کرنے کے باوجود غار کے دہانے کو چوڑا نہ کرسکا۔

وہ چند لمحے وہیں کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر وہ بھاگتا ہوا اپنے محل کی طرف بڑھا تاکہ وہاں سے بیلچہ لے آکر اس غار کا منہ کھول ڈالے چھنگو بندر جو قریب کی جھاڑیوں میں چھپا ہوا یہ سب نظارہ دیکھ رہا تھا جاگونہ جن کے ہٹتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس غار کے دہانے کے اندر دوڑتا چلا گیا۔

اس کے اندر جاتے ہی غار کا دہانہ اچانک غائب ہوگیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں سرے سے کوئی غار کبھی رہا ہی نہ ہو۔

جاگونہ جن چند لمحوں بعد ایک بھاری بھرکم بیلچہ اٹھائے دوڑتا ہوا واپس اس جگہ آیا مگر یہاں آکر وہ ٹھٹھک کر رک گیا اسکے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے کیونکہ جس جگہ وہ غار کا دہانہ چھوڑ گیا تھا اب وہاں صاف زمین [illegible] اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اپنے قدموں کے نشانات دیکھے اور قریب موجود اکھڑی ہوئی جھاڑی

دیکھی تو اسے یقین آگیا کہ وہ صحیح جگہ پر آیا ہے مگر یہاں تو غار کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ اسنے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ پھر اس نے بیلچہ اٹھایا اور اندازے سے اس جگہ کو کھودنا شروع کردیا جہاں اس کے خیال کے مطابق غار کا دھانہ تھا۔

تقریباً دو تین گھنٹے مسلسل محنت کرنے کے بعد اس نے وہاں ایک بڑا سا گڑھا کھود ڈالا مگر اسے کہیں بھی غار قسم کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔

اب وہ تھک چکا تھا اسلئے مایوس سا ہو کر اس نے بیلچہ اٹھایا اور تھکے تھکے قدموں سے واپس اپنے محل کی طرف جانے لگا چھن چھنگلو کی صلاحیتیں ختم کرنے کے باوجود وہ اسے ختم نہیں کر سکا تھا۔ بلکہ اسے اپنے ہاتھ سے بھی کھو بیٹھا تھا اسنے یہی فیصلہ کیا کہ اب چوڑم دیوتا سے جاکر مدد مانگے۔ چنانچہ یہی سوچ [illegible] ا وہ محل میں داخل ہوگیا۔

چھن چھنگلو اس غار میں داخل تو ہوگیا مگر اب وہ ڈر رہا تھا کہ نجانے اندر سے یہ غار کیسا ہو۔ وقتی طور پر جاگونہ جن سے بچنے کیلئے اس نے ایسا کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب جاگونہ جن غار کو اکھیڑنے کے لئے کوئی چیز لینے محل میں جاتے گا تو وہ غار سے نکل کر بھاگ جاتے گا۔ اور جاکر کہیں چھپ جائے گا۔

مگر جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوا اس نے دیکھا [illegible] غار کافی طویل تھی اور اس کے

دوسرے سرے پر اس کو روشنی نظر آئی وہ بھاگتا
ہوا اس روشنی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آگے جاکر اس نے دیکھا کہ یہ ایک چھوٹا سا
کمرہ تھا جس میں ایک طرف چراغ جل رہا تھا
اور ایک لمبی داڑھی والا بوڑھا سا آدمی چراغ کے
قریب بیٹھا عبادت میں مصروف تھا۔

اس نے جب چھن چھنگو کے قدموں کی آوازیں
سنیں تو اس نے سر اٹھا کر چھن چھنگو کی طرف
دیکھا بوڑھے کی آنکھیں بڑی بڑی اور بے انتہا سرخ
تھیں۔

پہلے تو بوڑھے کے چہرے پر ناگواری کی شکنیں
نظر آئیں مگر پھر اس کا چہرہ پرسکون ہوگیا۔

"آؤ بیٹے یہاں میرے پاس بیٹھ جاؤ"۔ بوڑھے
نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"میرے پیچھے ایک ظالم جن لگا ہوا ہے۔ وہ
کہیں غار کے اندر نہ پہنچ جائے" چھن چھنگو نے
انہیں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں بیٹے اس غار میں کوئی ظالم آدمی یا جن
داخل نہیں ہو سکتا تم اطمینان سے بیٹھو" بوڑھے

نے جواب دیا۔ اور چھن چھنگو اس کے قریب بیٹھ
گیا اسی لمحے اسے پنگلو بندر کا خیال آیا جسے
وہ باہر چھوڑ آیا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ
اس کے متعلق بوڑھے سے کچھ کہتا۔

اس نے غار کے دہانے کی طرف سے کسی
کے دوڑنے کی آوازیں سنیں اس نے چونک کر
دیکھا تو اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا پنگلو
بندر دوڑتا ہوا اندر آرہا تھا۔

پنگلو بندر چھن چھنگو کے قریب آکر بیٹھ گیا۔

"جاگونہ جن بڑے غصے میں محل کی طرف گیا
ہے" پنگلو نے چھن چھنگو کو بتلایا۔

"وہ ضرور کوئی بیلچہ وغیرہ لینے گیا ہوگا تاکہ
غار کو کھود سکے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

صلاحیتیں ختم ہونے سے چونکہ چھن چھنگو ایک عام
سا لڑکا رہ گیا تھا اس لئے اب وہ جاگونہ
جن سے بیحد خوفزدہ تھا پہلے بھی پنگلو بندر نے
دو بار اس کی جان بچائی تھی ورنہ جاگونہ جن
اسے اب تک ہلاک کر چکا ہوتا۔

"تم ڈر رہے ہو بیٹے تو میں غار کو غائب

کر دیتا ہوں" بوڑھے نے چھن چھنگو کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے اپنا ہاتھ غار کے دھانے کی طرف کیا اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری اس کے پھونک مارتے ہی غار کا دھانہ غائب ہوگیا اب وہاں ایک صاف سی دیوار تھی۔

"اب بے فکر ہو کر بیٹھ جاؤ۔ جاگورنہ جن قیامت تک اس غار کا پتہ نہیں چلا سکتا اب تم محفوظ ہو" بوڑھے نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو نے اطمینان کی سانس لی۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ باباجی آپ نے میری جان بچائی ہے" چھن چھنگو نے کہا۔

"بیٹے مجھے تمہاری شکل دیکھ کر ہی معلوم ہوگیا تھا کہ تم بندر بابا کے شاگرد ہو۔ اور بندر بابا بہت بڑا انسان ہے میں اس کی قدر بے حد کرتا ہوں اس لئے میں نے تمہیں یہاں آنے دیا ورنہ آج تک کسی انسان یا جن کی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ وہ میری عبادت میں خلل ڈال

سکے" باباجی نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے کہا۔

"میں آپ کا بے حد مشکور ہوں باباجی۔ دراصل بندر بابا کی طرف سے دی ہوئی طاقتیں ختم ہو گئی ہیں اس لئے مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ جاگورنہ جن نے عیاری سے کام لیتے ہوئے تمہاری پنڈلی پر سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کا کانٹا چبھو دیا تھا جس سے تمہاری صلاحیتوں کا خاتمہ ہوگیا ہے" باباجی نے جواب دیا اور چھن چھنگو حیران رہ گیا کہ اس بوڑھے کو زمین کے اندر بیٹھے کیسے سب باتوں کا پتہ چل گیا وہ سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا بھی بندر بابا کی طرح کوئی بڑا پہنچا ہوا بزرگ ہے۔

"باباجی آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ جاگورنہ جن کتنا ظالم ہے اس نے ایک بڑھیا کو جوان بنانے کا لالچ دے کر شہر کی کئی جوان لڑکیوں کا خون پی لیا ہے میں اسے مارنے آیا تھا مگر اس نے میری صلاحیتیں ختم کر دیں" چھن چھنگو نے اسبار بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمت نہ ہارو بیٹے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو ظالموں کا خاتمہ کرنے نکلتے ہیں۔ اگر وقتی طور پر جاگورنہ جن کا داؤ چل گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ ہر چیز کا توڑ موجود ہے اگر تمہاری طاقتوں کا توڑ موجود ہے تو جاگورنہ جن اور چورم دیوتا کی طاقتوں کا بھی توڑ موجود ہے۔" بابا جی نے اس کی ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔

"یقیناً ہے مجھے علم ہوا ہے کہ کیکر کے تین سو سالہ پرانے درخت کا کانٹا اگر میں پنڈلی میں چبھو لوں تو میری صلاحیتیں واپس آجائیں گی اور یہ درخت اس جنگل کے شمال مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر موجود ہے مگر اس پہاڑی پر انتہائی زہریلے سانپ رہتے ہیں" چھن چھنگلو نے اپنے دماغ کی تمام بتلائی ہوئی باتیں بیان کر دیں۔

"ہاں صحیح علم ہوا ہے اب تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس درخت کا کانٹا حاصل کرکے اپنی صلاحیتیں واپس لے لو" باباجی نے کہا

"مگر جناب میں اس پہاڑی تک جاؤں کیسے یہاں سے باہر نکلوں گا تو جاگورنہ جن پکڑ لے گا" چھن چھنگلو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو میں تمہیں وہاں تک پہنچا دیتا ہوں آگے تمہارا کام ہے البتہ یہ بتلا دوں کہ یہ سانپ بے انتہا زہریلے ہیں اگر ان میں سے ایک نے بھی تمہیں کاٹ لیا تو تم وہیں پانی بن کر بہہ جاؤ گے۔" بابا جی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ اتنا کرم کریں کہ ایک بار مجھے وہاں تک پہنچا دیں آگے اللہ تعالےٰ میری مدد کرے گا۔" چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوتے کہا۔

"بہت خوب جو آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اسے ضرور کامیاب کرتا ہے" بوڑھے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بابا جی میرے دوست چنگلو بندر کو بھی میرے ساتھ ہی بھجوادیں" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں ایسا کرو چنگلو کا ہاتھ پکڑ لو اور تم دونوں آنکھیں بند کرلو جب میں آنکھیں کھولنے

جکڑ لیا تھا۔ کہ چھن چھنگو حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کسی بھی لمحے سانپ اسکو کاٹ لیتا اور باباجی نے پہلے ہی بتلا دیا تھا کہ اس پہاڑی کے سانپ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر وہ کاٹ لیں تو انسان پانی بنکر بہہ جاتا ہے چنانچہ چھن چھنگو کو اپنی موت سامنے نظر آنے لگی۔ خوف کے مارے اس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور اسی لمحے سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور چھن چھنگو کو کاٹنے کے لئے اپنا منہ آگے بڑھا دیا۔

جاگونہ جن بڑی مایوسی کے عالم میں اپنے محل میں داخل ہوا وہ اپنا پیر بھی گھسٹا بیٹھا تھا اور چن چھنگو کو بھی مار نہیں سکا تھا اس نے بیلچہ ایک طرف پھینکا اور سیدھا چوڑم دیوتا والے کمرے میں پہنچ گیا اس نے دیوتا کے سامنے جاکر سجدہ کیا اور کہنے لگا۔

چوڑم دیوتا تمہارا پجاری ناکام ہوکر تمہارے پاس آیا ہے اسے بتلاؤ کہ وہ اس بونے چن چھنگو کو کس طرح ختم کرے" جاگونہ جن نے روتے ہوئے کہا۔

"جاگونہ جن وہ بونا چن چھنگو تم سے زیادہ عقلمند ہے اس لئے وہ تمہارے ہاتھوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا ہے اگر تم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے تو سب سے پہلے تمہیں عقل حاصل کرنا پڑے گی پھر چن چھنگو سے مقابلے کے لئے تمہیں سنہرا پھول حاصل کرنا پڑے گا۔ اگر تم وہ پھول حاصل کرکے کھا لو تو تمہارے پاس بے شمار طاقتیں آ جائیں گی اور تم بے حد عقل مند بن جاؤ گے پھر تم اس بونے کا خاتمہ کر سکو گے۔" چوڑم دیوتا نے اسے بتلایا۔

"وہ سنہرا پھول کہاں ملتا ہے چوڑم دیوتا مجھے بتلاؤ میں اسے ضرور حاصل کروں گا" جاگونہ جن نے بڑے جوش کے ساتھ کہا۔

"ملک روم کے جنگلوں میں جہاں سے تم کیکر کا کانٹا لے آئے تھے یہ پھول اس جنگل میں ہوتا ہے۔ وہاں کے قبیلوں کے سردار سے تم معلوم کرو وہ تمہیں اس کے متعلق بتلائیں گے" چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔

"بہت اچھا چوزم دیوتا میں ایک بار پھر روم کے جنگلوں میں جاتا ہوں وہ قبیلے میرے اثر میں ہیں وہ مجھے ضرور اس پھول کے متعلق بتلا دیں گے۔" جاگوزہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں جاؤ وہ پھول حاصل کر کے یہاں لے آؤ اسے میرے جسم سے رگڑ کر پھر کھا جاؤ اس سے تم میں بے پناہ طاقتیں آ جائیں گی اور تم بے حد عقلمند ہو جاؤ گے پھر بونا چمن چھنگو تو رہا ایک طرف پوری دنیا پر تمہاری حکومت ہو جائے گی۔ دنیا بھر میں تم سے زیادہ طاقتور کوئی باقی نہیں رہے گا۔" چوزم دیوتا نے اسے بتلایا۔

"میں ضرور دنیا کا حاکم بنوں گا۔ پھر خوب انسانوں کا خون پیوں گا پھر مجھے اس بڑھیا کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی" جاگوزہ جن نے کہا اور پھر وہ خوشی سے اچھلتا کودتا محل سے باہر آیا اس نے محل کا دروازہ مضبوطی سے بند کیا اور پھر جنگل میں نکل آیا۔ اس نے سب سے پہلے چند جانور

شکار کر کے اپنے کاندھوں پر موجود سانپوں کو ان کا گوشت کھلایا اور پھر ایک بڑی سی نیل گائے پکڑ کر اس کا تمام خون پی گیا۔

نیل گائے کا خون پینے سے اس میں بے پناہ طاقت آ گئی اور وہ تیزی سے فضا میں پرواز کرنے لگا۔

جنگل سے گزرتے ہی ایک کافی بڑا پہاڑی سلسلہ آتا ہے وہ ان پہاڑوں کے اوپر سے گذرنے لگا ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اس نے دور سے ہی ایک جگہ پہاڑ کے دامن میں بہت سی آگ جلتے دیکھی۔

وہ بڑا حیران ہوا کہ اس سنسان اور ویران پہاڑ میں اتنی آگ کس نے جلائی ہے وہ یہ دیکھنے کے لئے نیچے اترا اور آہستہ آہستہ اس آگ کے قریب جانے لگا۔

ابھی وہ آگ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس نے ایک دیو کو دیکھا جو اس آگ کے قریب ایک بڑے سے پتھر پر سر جھکائے بیٹھا تھا دیو بے حد لحیم شحیم اور طاقتور معلوم ہوتا تھا

اس کا جسم آگ کی روشنی میں تانبے کی طرح چمک رہا تھا۔

جاگونہ جن اس آگ اور دیو کو دیکھ کر بے حد حیران ہوا وہ سوچنے لگا کہ نجانے اس دیو نے یہ آگ کیوں جلا رکھی ہے۔

چنانچہ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دیو کے قریب گیا اور پھر اس سے پوچھنے لگا۔

"بھائی دیو کیوں اداس بیٹھے ہو۔"

دیو نے جب جاگونہ جن کی آواز سنی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر اپنے سامنے جاگونہ جن کو کھڑے دیکھ کر پہلے تو حیران رہ گیا پھر اس کی آنکھوں میں پراسرار سی چمک ابھر آئی۔

"تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو" دیو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جاگونہ جن ہے میں جنوں کے دو قبیلوں کا سردار اور چوڑم دیوتا کا پجاری ہوں اور سنہرے پھول کی تلاش میں روم کے جنگلوں میں جا رہا تھا کہ اچانک یہاں پہاڑوں کے

اندر آگ دیکھ کر نیچے اتر آیا" جاگونہ جن نے اسے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سطور دیو ہے میں پرستان کا شہزادہ اور ولی عہد ہوں۔ مجھ سے پرستان کے قوانین کی خلاف ورزی ہو گئی تھی جس کی بنا پر مجھے سزا ملی کہ میں دنیا میں جاؤں اور وہاں جا کر سنسان پہاڑوں کے درمیان آگ جلاؤں اور اس آگ کی رکھوالی کروں جب آگ تیز ہو جائے تو ......" سطور دیو کہتے کہتے رک گیا۔

"تو کیا" جاگونہ جن نے پوچھا۔

"تو یہ کہ پھر جو بھی اس آگ کو دیکھ کر وہاں پہنچے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش آگ میں ڈال دوں جب اس کی لاش بالکل جل جائے گی تو آگ خودبخود بجھ جائے گی اور اس کے ساتھ ہی میری غلطی بھی معاف ہو جائیگی" سطور دیو نے جواب دیا۔

"پھر کوئی آیا ہے اب تک" جاگونہ جن نے پوچھا۔

"ہاں پہلے تم ہو۔ جو یہاں آئے ہو۔ اس

لئے اب مجھے تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاش
اس آگ میں ڈالنی پڑے گی۔" سطور دیو نے قدرے
سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"مگر میں تو جن ہوں تمہیں کسی انسان کے
بارے میں ہدایت دی گئی ہوگی" جاگونہ جن نے
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں شرط یہ تھی کہ جو بھی اس آگ کو
دیکھ کر پہلے یہاں آئے اب چاہے وہ انسان
ہو کوئی جن ہو یا کوئی جانور۔" سطور دیو نے
جواب دیا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک
جھپٹا مارا اور پھرتی سے جاگونہ جن کو پکڑ لیا
مگر جاگونہ جن بھی ہوشیار ہو چکا تھا اس نے
اچانک سطور دیو کے منہ پر زور سے مکہ
مارا اور سطور دیو کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی
اور جاگونہ جن اس کے ہاتھوں سے نکل گیا۔
پھر اس سے پہلے کہ سطور دیو سنبھلتا اس
نے اڑنے کی کوشش کی مگر سطور دیو بھلا اسے
کہاں جانے دیتا وہ پرستان کا شہزادہ تھا اور

انتہائی طاقتور دیو تھا وہ اس کے پیچھے اڑا اور
اس نے اسے فضا میں ہی پکڑ لیا۔

اب دونوں کے درمیان فضا میں ہی ایک خوفناک
جنگ چھڑ گئی سطور دیو جاگونہ جن کی گردن مروڑ
کر اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا جب کہ جاگونہ
جن اس سے جان چھڑوانا چاہتا تھا۔

لڑتے لڑتے وہ دونوں اس آگ کے اوپر جا
پہنچے اسی لمحے اچانک سطور دیو نے جاگونہ جن
کے پیٹ پر زور سے لات ماری اور جاگونہ
جن کے منہ سے چیخ سی نکل گئی اور اس
نے سطور دیو کو پوری قوت سے اپنے مضبوط
ہاتھوں میں جکڑ لیا اس طرح دونوں ایک دوسرے
سے لپٹ گئے اور چونکہ وہ فضا میں اڑ رہے
تھے اس لئے دونوں ہی کسی پتھر کی طرح
ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے سیدھے اس آگ
میں جا گرے۔

آگ میں گرتے ہی سطور دیو کے منہ سے
بھیانک چیخیں نکلنے لگیں اور اس کے پورے جسم
کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جن

چونکہ خود آگ کی پیداوار ہوتے ہیں اس لئے
جاگونہ کو کچھ بھی نہ ہوا اور وہ تیزی سے
دوڑتا ہوا آگ سے باہر نکل آیا اسے اپنے
پیچھے سطور دیو کے چیخنے کی آوازیں سنائی دے
رہیں پھر یہ آوازیں آنی بند ہو گئیں اور
اس کے ساتھ ہی آگ بھی بجھ گئی جاگونہ
جن نے اطمینان کی طویل سانس لی وہ خواہ مخواہ
ایک مصیبت میں پھنس گیا تھا چنانچہ وہ اڑا
پھر تیزی سے روم کے جنگلوں کی طرف بڑھ گیا
روم کے جنگلوں میں پہنچتے ہی دونوں قبیلوں
کے سرداروں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ ایک
روز ان کا مہمان رہا پھر اس نے ان سے
سنہرے پھول کے متعلق دریافت کیا۔
دونوں سرداروں نے بتلایا کہ وہ پھول جنگل
کے انتہائی مغربی کونے میں ایک ایسی جگہ موجود
ہے جس جگہ کا راستہ ایک انتہائی خوفناک دلدل
نے بند کر دیا ہے۔ اس دلدل میں ڈوب
کر ہی اس راستے پر پہنچا جا سکتا ہے اس
راستے کے بعد ایک بڑی چٹان آتی ہے چٹان

کا محافظ سانپوں کا دیوتا اجگر ہے اس اجگر
کو ختم کرکے ہی اس چٹان کو ہٹایا جا سکتا
ہے تب ہی سنہری پھول حاصل ہو سکتا ہے
چنانچہ جاگونہ جن ان سرداروں کو لئے اس علاقے
میں پہنچا جہاں وہ دلدل موجود تھی دلدل واقعی
بے حد خوفناک اور بہت وسیع تھی دلدل کی سطح
کا پانی یوں کھول رہا تھا جیسے دلدل کے
نیچے لاکھوں بڑی بڑی بھٹیاں جل رہی ہوں۔
اس دلدل کے عین درمیان سے اس جگہ
کا راستہ موجود ہے دلدل کی تہہ میں جاؤ تو
اچانک دلدل ختم ہو جاتی ہے وہاں ایک غار
ہے غار کے اندر جا کر جہاں غار ختم ہوتی ہے
وہاں وہ چٹان موجود ہے چٹان ہٹاؤ تو ایک
وادی آ جاتی ہے اس وادی کے اندر وہ
پھول موجود ہے۔" ایک سردار نے کہا۔
اب تو جاگونہ جن پریشان ہو گیا کیونکہ دلدل
بے حد خوفناک تھی اور اس کی ہمت نہیں پڑتی
تھی کہ اس دلدل میں اترے اس نے آنکھیں
بند کرکے چوہسم دیوتا کا تصور کیا۔ فوراً ہی

اس کی آنکھوں کے سامنے چوڑم دیوتا آگ
اس نے دل ہی دل میں چوڑم دیوتا کو سارا
حال بتلایا اور مدد طلب کی۔ چوڑم دیوتا نے
اسے بتلایا کہ دلدل کے کنارے ایک سرخ رنگ
کی بوٹی موجود ہے اس بوٹی کا رس اگر جسم
پر اچھی طرح مل لیا جائے تو پھر دلدل اس
کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ البتہ اجگر سے اسے
خود مقابلہ کرنا پڑے گا اجگر چونکہ سانپوں کا
دیوتا ہے اس لئے اس میں بے پناہ طاقت ہے
لیکن جونکہ اس کے کندھوں پر بھی سانپ موجود
ہیں۔ اس لئے وہ اجگر دیوتا سے مقابلہ
کر سکتا ہے۔

چوڑم دیوتا کی طرف سے حوصلہ ملنے پر
جاگونہ کا دل مضبوط ہوگیا اس نے آنکھیں کھولیں
اور پھر جلدی سے اس بوٹی کو اکھاڑ کر اس
کا رس جسم پر ملنے کا حکم دیا اس کے
حکم پر جنوں نے منٹوں میں سرخ رنگ کی
بوٹی کے بے شمار پودے اکھاڑے ان کو دبا
کر ان کا رس نکالا اور جاگونہ کے جسم

پر ملنا شروع کر دیا۔ جب اس کے پورے
جسم پر اچھی طرح رس مل دیا گیا تو
جاگونہ جن نے چوڑم دیوتا کا نام لیتے ہوئے
دلدل میں چھلانگ لگادی۔

جیسے ہی اس نے دلدل میں چھلانگ لگائی
اس کا بھاری بھرکم جسم دلدل میں غرق ہوتا
چلا گیا۔ مگر بوٹی کے رس کی وجہ سے اس
کے جسم پر دلدل کے ابلنے کا کوئی اثر نہیں
ہوا بلکہ جب وہ مکمل طور پر دلدل میں
غرق ہوگیا تب بھی نہ اسے آنکھیں بند کرنی
پڑیں اور نہ اس کا سانس [illegible] جیسے
ہی اس کا چہرہ دلدل کے اندر اترا اس کی
آنکھوں کے آگے دو بلبلے سے بن گئے اور
وہ ان بلبلوں کے اندر باآسانی آنکھیں کھول اور
بند کر سکتا تھا اسطرح اس کے منہ
ناک کے سامنے بھی کیف نما بلبلے بن گئے اور
وہ ابلتی ہوئی دلدل میں باآسانی سانس لے
سکتا تھا۔

اس کا بھاری بھرکم جسم دلدل کی تہہ میں

اترتا چلا گیا وہ دلدل کی تہہ کا نظارہ دیکھتا
رہا عجیب و غریب نظارہ کہیں پانی مسلسل ابل
رہا تھا کہیں بھنور کی سی صورت تھی کہیں مختلف
رنگوں کی تہہ تھی۔ اور کہیں دلدل بالکل سیاہ
رنگ کی تھی۔

نیچے جاتے جاتے اچانک اس کے جسم کو ایک
جھٹکا لگا اور پھر اس کے پیر جیسے خالی جگہ
میں اترتے چلے گئے اور جب اس کے پیر
کسی سخت جگہ پہ رکے تو وہ یہ دیکھ کر
حیران رہ گیا یہ ایک بہت بڑے غار کا
دہانہ تھا اس کے اردگرد پانی کی سطح یوں
دور دور تھی جیسے کسی نے پانی اور کیچڑ
کو باقاعدہ دیواریں بناکر روک دیا ہو۔ یہ ایک
پہاڑ تھا اور غار اس پہاڑ کے اندر تھی
بہت بڑی غار اتنی بڑی کہ جاگونہ جن کا
جسم بھی اس غار کے اندر چھوٹا سا لگتا تھا
وہ غار میں اتر کر آگے بڑھتا چلا گیا۔
جوں جوں وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا غار
تنگ ہوتی جا رہی تھی اور پھر ایک جگہ جاکر

وہ رک گیا۔ کیونکہ آگے غار کا دہانہ ایک
بہت بڑی چٹان نے بند کر رکھا تھا یہ چٹان
اتنی بڑی تھی کہ جاگونہ جن جو بے انتہا طاقتور تھا
اسے بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اس چٹان کو
ہٹانا اس کے لئے بے حد مشکل ثابت ہوگا ابھی وہ
سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے ایک زوردار
پھنکار کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ
ہی چٹان سے شعلے سے لپکتے نظر آئے۔ اس
کے سر پہ بالوں کی جگہ جو سانپ تھے وہ
بری طرح مچلنے لگے اور اس کے کندھوں پر
موجود اژدھا بھی پھنکارنے لگے جاگونہ جن سمجھ
گیا کہ یہ شعلے اور پھنکار چٹان کے محافظ
سانپوں کے دیوتا اجگرہ کی پھنکاریں ہیں ابھی وہ
یہ بات سوچ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ
ایک بہت موٹا اور ہیبت ناک سانپ جس کے
سر پہ سفید رنگ کا تاج تھا چٹان سے نیچے
اتر آیا جب وہ نیچے اتر کر کھڑا ہوا تو
سانپ کا سر غار کی چھت سے لگ رہا تھا
وہ کسی بوڑھے اور پرانے درخت کے تنے کے

برابر موٹا تھا اور پھر اجگر نے غصے سے ایک
زوردار پھنکار ماری اور اس کے منہ سے شعلے نکل
کر جاگونہ جن کی طرف لپکے جاگونہ جن ایک قدم
پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا
جیسے بجلی چمکی ہو اجگر نے اس پر حملہ کردیا
تھا اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے اس
کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے شعلے عین اس
کے چہرے کے برابر آکر نکلے اور جاگونہ کے
منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ اس کا
چہرہ جھلس گیا تھا جاگونہ جن کو بھی غصہ آگیا
اس نے انتہائی پھرتی سے دونوں ہاتھوں سے اجگر
کا پھن پکڑ لیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ
وہ اس کے سر کو نیچے جھکاتا اجگر کسی موٹے
رسے کی طرح اس کے جسم سے لپٹتا چلا گیا
اور جاگونہ کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے چند لمحوں
بعد اس کے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جائیں
گی اسی لمحے اجگر دوبارہ پھنکارا اور اسکے منہ
سے نکلنے والے شعلے نے جاگونہ کی گردن جھلس
دی پھر اس سے پہلے کہ جاگونہ بے اختیار اس کا

سر چھوڑ دیتا جاگونہ کے کندھوں پر موجود اژدھوں
نے بجلی کی سی تیزی سے اجگر کے پھن کو
کاٹ لیا۔ جیسے ہی اژدہوں نے اجگر کو کاٹا
اجگر کا جسم بری طرح تڑپا اور اس کے منہ سے
شعلے نکلنے بند ہوگئے۔ البتہ اجگر نے کوشش شروع
کر دی کہ کسی طرح وہ جاگونہ جن کے جسم
کو کاٹ لے مگر جاگونہ نے دونوں ہاتھوں کی
پوری قوت لگاکر اس کا منہ اپنے جسم سے
دور رکھا پھر اس نے اس کے سر کو نیچے
جھکانا شروع کردیا۔ ادھر اجگر زور لگا رہا تھا
ادھر جاگونہ جن زور لگا رہا تھا۔ اوپر سے
جاگونہ جن کے کندھوں پر موجود اژدھے مسلسل
اجگر کو کاٹے جا رہے تھے پھر اچانک اجگر
نے پورے زور سے ایک جھٹکا دیا اور جاگونہ
جن کے پیر اکھڑ گئے اور وہ فرش پر دھڑام
سے گر گیا۔ مگر اس نے اجگر کا پھن نہ
چھوڑا۔ اسی لمحے چوڑم دیوتا کی آواز جاگونہ جن
کے کانوں میں آئی کہ وہ اجگر کے سر کو
پوری قوت سے غار کے فرش سے رگڑ دے

جاگونہ جن نے آواز سنتے ہی پوری قوت
لگا کر اجگر کا سر زمین سے رگڑ دیا جیسے
ہی اس نے اجگر کا سر زمین سے رگڑا
ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اجگر کا جسم یوں
پھٹ گیا جیسے کوئی بم پھٹتا ہے اس کے جسم
کے ٹکڑے اڑ کر دور جا گرے۔ اور جاگونہ
جن کا جسم آزاد ہوگیا اجگر کے جسم کے ٹکڑے
زمین پہ اچھل رہے تھے چند لمحوں بعد ان
میں آگ لگ گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے
سانپوں کا دیوتا اجگر جل کر راکھ ہوگیا
جاگونہ نے اس کے جلنے پر اطمینان کا
سانس لیا اور پھر وہ تیزی سے چٹان کی
طرف بڑھا اس نے پوری قوت سے جاکر چٹان
کو دھکا دیا مگر چٹان اپنی جگہ سے کھسکی بھی
نہیں مگر جاگونہ نے ہمت نہ ہاری وہ مسلسل اسے
دھکے دیتا رہا تیسری بار زور لگانے سے چٹان
اپنی جگہ سے کھسنے لگی اور پھر اس نے دوڑ کر
ایک اور زور دار دھکا دیا اور پھر چٹان اکھڑ
کر دور جاگری اور غار کا راستہ کھل گیا جاگونہ

جن دوسری طرف نکل آیا۔ یہ ایک چھوٹی سی
وادی تھی جس کے درمیان ایک پودا موجود تھا۔
اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس پودے پہ صرف
ایک پھول تھا سنہرا پھول، جاگونہ جن نے لپک
کر وہ پھول توڑ لیا جیسے ہی اسنے پھول
توڑا پودے میں خودبخود آگ لگ گئی اور چند
لمحوں بعد وہ پودا جل کر راکھ ہوگیا۔
پھول پہ قبضہ کرنے کے بعد جاگونہ جن واپس
پلٹا اور پھر غار میں سے ہوتا ہوا وہ دلدل
میں آگیا اور پھر اس نے پورا زور لگا کر
اوپر اٹھنا شروع کردیا تھوڑی دیر بعد اس کا
سر دلدل کی سطح سے باہر نکل آیا اور آہستہ
آہستہ اسکا جسم باہر آگیا اور وہ اطمینان سے
دلدل کے کنارے پر چڑھ آیا جہاں ابھی تک
سردار جن موجود تھے جاگونہ جن کو صحیح سلامت
دیکھ کر وہ خوشی سے اچھلنے کودنے لگے اور
نعرے مارنے لگے۔

جیسے ہی سانپ نے چھن چھنگو کو کاٹنے کیلئے
اپنا منہ آگے کیا پنگو بندر نے اچھل کر دونوں
ہاتھوں میں اس کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا،
اور اسے اپنی طرف گھسیٹنا شروع کیا مگر سانپ
بے حد طاقتور تھا اس نے جھٹکا دیکر سر جو
اوپر اٹھایا تو بندر اس کے ساتھ ہی ہوا میں
بلند ہو گیا مگر اس نے اس کا سر نہیں چھوڑا
سانپ پہ جو یہ افتاد پڑی تو وہ پنگو بندر
سے الجھ گیا اور اس کی گرفت چھن چھنگو کے
جسم پہ کمزور پڑ گئی۔ چنانچہ سانپ کے بل

اس کے جسم سے ہٹتے چلے گئے۔

سانپ نے پنگو بندر کو کاٹنے کی کوشش
کی مگر پنگو بڑا ہوشیار اور ذہین بندر تھا
اس نے اپنے آپ کو اس کی زد سے بچائے
رکھا۔

جیسے ہی سانپ نے چھن چھنگو کو چھوڑا وہ بندر
سمیت نیچے زمین پہ گر پڑا اب پنگو نے اس کے
سر کو پھرتی سے زمین پر رگڑا سانپ نے زور سے
پھنکار ماری اور جھنجلا کر اپنے آپ کو بندر
کی گرفت سے چھڑانا چاہا مگر پنگو اسے بھلا
کہاں چھوڑتا تھا اس نے زور سے سانپ کے
منہ پر تھوکا اور پھر اسے زمین پہ رگڑنا
شروع کر دیا۔

سانپ نے اب پنگو کے جسم کے گرد بل
دینے شروع کر دیئے تاکہ وہ بندر کے جسم
کو زور سے دبا کر اپنے آپ کو اس کے
ہاتھوں سے آزاد کرائے مگر پنگو ہاتھ آئے شکار
کو بھلا کیسے چھوڑ سکتا تھا اس نے پوری قوت
سے اسے زمین پہ رگڑنا شروع کر دیا۔ وہ

بار بار سانپ کے منہ پہ تھوکتا اور اسے زمین پر پوری قوت سے رگڑ دیتا۔ منہ پر تھوک پڑنے سے سانپ کو نظر آنا بند ہوگیا اور پنگلو کے رگڑنے سے وہ تقریباً ادھ موا ہوگیا تھا اب اس کی گرفت بھی کمزور پڑ گئی تھی

چھن چھنگلو ایک طرف کھڑا خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا پنگلو نے ایکبار پھر اس کی جان بچائی تھی اسے پنگلو پہ بے حد پیار آرہا تھا جو اسے بچانے کے لئے خود اتنے خطرناک سانپ سے لڑ رہا تھا۔

پنگلو بندر تقریباً آدھے گھنٹے تک سانپ کے سر کو پوری قوت سے زمین پہ رگڑتا رہا حتیٰ کہ سانپ ختم ہوگیا اس کا پورا منہ رگڑا گیا تھا جب پنگلو نے اچھی طرح اطمینان کر لیا تب اس نے سانپ کو چھوڑا اور اچھل کر چھن چھنگلو کے پاس آ گیا۔

چھن چھنگلو نے بڑے پیار سے پنگلو کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور محبت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔

شکریہ دوست تم نے ایک بار پھر میری جان

بچائی ہے۔"

"واہ یہ بھی کوئی بات ہے میرے ہوتے ہوئے بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ تمہیں سانپ ڈس لے۔" پنگلو نے جواب دیا۔

"اچھا اب ان سانپوں سے بچ کر اس کانٹے کو کیسے حاصل کیا جائے کوئی ترکیب ہی سمجھ میں نہیں آرہی" چھن چھنگلو نے سوچتے ہوئے کہا اس کی تیز نظریں اِدھر اُدھر کے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"چھن چھنگلو میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر تم کہو تو میں اسپر عمل کروں" پنگلو بندر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کونسی ترکیب" چھن چھنگلو نے۔ چونک کر پوچھا۔

"اس پہاڑی کے قریب ایک بڑا سا درخت ہے میں اس درخت سے چھلانگ لگا کر کیکر کے درخت پہ جا پہنچوں اور وہاں سے کیکر کا کانٹا توڑ کر دوبارہ چھلانگ لگا کر اس بڑے درخت پہ آجاؤں اس طرح ہم سانپوں سے بچکر کانٹا توڑنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں" پنگلو بندر

نے کہا۔

"مگر ان درختوں کے درمیان تو کافی فاصلہ ہے تم اتنے فاصلے سے کیسے چھلانگ لگا سکوگے اگر درمیان میں گر پڑے تو عین سانپوں کے اوپر جا پڑو گے اور سانپ ایک لمحے میں تمہارا خاتمہ کر دیں گے نہیں یہ ناممکن ہے کوئی اور بات سوچو" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"نہیں چھن چھنگلو یہ ممکن ہے اور اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے ساتھ والا درخت کافی اونچا ہے۔ اگر میں اس کی چوٹی سے پوری طاقت سے چھلانگ لگاؤں تو مجھے یقین ہے کہ میں کیکر کے درخت پر پہنچ جاؤں گا" چنگلو بندر نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"چلو میں مان لیتا ہوں کہ تم کیکر کے درخت پر پہنچ جاؤ گے مگر وہاں سے دوبارہ کیسے اس درخت تک چھلانگ لگاؤ گے اور دوسری بات یہ کہ درخت کے کانٹے تمہیں زخمی کر دیں گے" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"زخمی ہونے کی کوئی بات نہیں مجھے جنگل کی ایسی بوٹیوں کا علم ہے جو زخم فوراً ٹھیک کر دیتی ہیں اور رہا واپسی کا سوال تو یہ بعد میں دیکھا جائے گا" چنگلو بندر نے کہا۔

"نہیں میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ صاف خودکشی ہے" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو میں ایک دفعہ قسمت آزمائی ضرور کرونگا" چنگلو بندر نے کہا اور پھر تیزی سے اس بڑے درخت کی طرف بھاگنے لگا۔

"رک جاؤ چنگلو رک جاؤ" چھن چھنگلو نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

مگر چنگلو بندر نہ رکا وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس درخت کے قریب پہنچا اور پھر پھرتی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

اب چھن چھنگلو بے بس ہو گیا تھا اس لئے وہ دل ہی دل میں چنگلو بندر کی کامیابی کی دعا مانگنے لگا۔ کیونکہ چنگلو بندر اس کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہا تھا۔ دونوں درختوں کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ اور چھن چھنگلو کو

امید نہیں تھی کہ ٹنگو کیکر کے درخت تک پہنچ سکے گا۔

مگر اب وہ کیا کر سکتا تھا اس لئے خاموش کھڑا رہا تھوڑی دیر بعد ٹنگو بندر بڑے درخت کی چوٹی پر نظر آیا اس نے ایک لمحے کیلئے چھن چھنگو کی طرف ہاتھ ہلایا جیسے اسے الوداع کہہ رہا ہو۔ اور پھر اس نے پوری قوت سے چھلانگ لگا دی۔

چھن چھنگو ساکت کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان کی ایک طویل سانس نکلی کیونکہ ٹنگو چھلانگ لگا کر عین کیکر کے درخت کے اوپر جا گرا تھا۔ اس نے جلدی سے درخت کی شاخ پکڑ لی اور ہوا میں جھولنے لگا۔ جیسے ہی ٹنگو بندر درخت پر پہنچا سانپوں میں کھلبلی سی مچ گئی۔ وہ تیزی سے درخت پر چڑھنے کے لئے لپکے مگر ٹنگو نے درخت سے دو تین کانٹے توڑ کر ایک ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے اور پھر دوبارہ چھلانگ لگانے کیلئے اپنے جسم کو تیار کرنے لگا۔

چھن چھنگو خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا دوسرے لمحے ٹنگو نے پھر پوری قوت سے چھلانگ لگائی اور اس بار وہ بڑے درخت تک تو نہ پہنچ سکا۔ البتہ پہاڑی سے دور زمین پر پنجوں کے بل جا گرا اور قلابازیاں کھاتا ہوا دور تک لڑھکتا چلا گیا۔

چھن چھنگو تیزی سے دوڑتا ہوا اس کے پاس پہنچا تو ٹنگو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا اس کے جسم میں کانٹے چبھ جانے سے خون بہہ رہا تھا مگر وہ خوشی سے کلکاریاں مار رہا تھا اس کے پنجے میں کیکر کے کانٹے بدستور موجود تھے۔

"تم نے کمال کر دیا ٹنگو تم اپنی جان پر کھیل گئے ہیں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولونگا" چھن چھنگو باقاعدہ ٹنگو سے لپٹ گیا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

"کوئی بات نہیں دوست اگر تمہاری خاطر میری جان بھی چلی جاتی تو مجھے افسوس نہ ہوتا" ٹنگو نے کانٹے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگو نے ایک کانٹا اس کے ہاتھ سے لیکر اسے اپنی پنڈلی میں چبھو دیا۔ کانٹا چبھتے ہی اس

کے تمام جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں کیونکہ اس کی تمام صلاحیتیں واپس آگئی تھیں۔

"میری صلاحیتیں واپس آگئیں دوست تمہارا بے حد شکریہ" چھن چھنگو نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کردی" ٹینگلو بندر اپنی تکلیف بھول کر خوشی سے اچھلنے لگا۔

"ہاں ٹینگلو اللہ کی مہربانی کے ساتھ ساتھ اس میں تمہاری کوششوں کا بھی دخل ہے۔ اب میں تمہارے زخم ٹھیک کرسکتا ہوں" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے ٹینگلو کے جسم میں چبھے ہوئے تمام کانٹے چن چن کر نکالے اور پھر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا ہاتھ پھیرتے ہی ٹینگلو کے جسم پر موجود تمام زخم غائب ہوگئے اور ایسا محسوس ہوا جیسے کبھی اسے کانٹے چبھے ہی نہ ہوں

"اب کیا ارادہ ہے۔ چھن چھنگو" ٹینگلو نے ٹھیک ہوتے ہی کہا۔

"پہلے میں یہ دیکھوں گا کہ جاگونہ جن اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے" چھن چھنگو

نے کہا۔

اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے منہ ہی میں بڑبڑانا شروع کردیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔

"ٹینگلو غضب ہو گیا" چھن چھنگو کے لہجے میں تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا" ٹینگلو بھی پریشان ہوگیا۔

"جاگونہ جن اس وقت ملک روم کے جنگلوں میں ہے وہاں سے اس نے ایک سنہرا پھول حاصل کر لیا ہے جسے کھا کر وہ بے حد عقلمند ہو جائے گا اور اسے بے شمار پراسرار طاقتیں بھی حاصل ہو جائیں گی" چھن چھنگو نے بتلایا۔

"اوہ یہ تو واقعی نقصان دینے والی بات ہے مگر کیا جاگونہ جن نے وہ پھول کھا لیا ہے" ٹینگلو نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں کھایا مگر پھول اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ کسی بھی وقت اسے کھا سکتا ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تو کیا ہم اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے

تاکہ اسے پھول کھانے سے روک سکیں اور وہ پھول چھین کر خود کھالیں" پنگو نے کہا۔

"دیکھو کوشش کرتے ہیں اگر ہمارے پہنچنے تک اس نے پھول نہ کھا لیا تو ہم اس کے ہاتھوں سے پھول چھیننے کی کوشش کرینگے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے پنگو کا ہاتھ تھاما اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔

پنگو نے فوراً اپنی آنکھیں بند کرلیں چند لمحوں بعد چھن چھنگو نے اسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

اسنے دیکھا کہ وہ ایک گھنے جنگل میں ہیں سامنے جاگوزہ جن دو بوڑھے جنوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ پھول اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ جنوں کے ساتھ مل کر خوشی سے قہقہے مار رہا تھا

"کیا ہم اسے نظر آرہے ہیں" پنگو نے پوچھا۔

"نہیں میں نے تمہارا ہاتھ پکڑ رکھا ہے اس لئے ہم دونوں اسے نظر نہیں آرہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"پھر کیوں نہ میں اس کے ہاتھ سے پھول

جھپٹ لوں" ٹنگو نے کہا۔
"مگر جیسے ہی میں تمہارا ہاتھ چھوڑوں گا ا
تمہیں دیکھ لے گا' اور ظاہر ہے پھر تمہیں ا
پھول کیسے چھیننے دیگا" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"کوئی بات نہیں یہاں گھنی جھاڑیاں ہیں تم بے
ہاتھ چھوڑ دو میں جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا
درخت پر چڑھ جاؤں گا اور وہاں سے جاگونہ ج
پر چھلانگ لگاؤں گا اور اس کے ہاتھ سے
پھول چھین لوں گا" ٹنگو نے کہا۔
"ٹھیک ہے مگر ایسا کرنا کہ پھول چھین کر
سیدھے میرے پاس آنا میں تمہیں پکڑ لونگا تو تم
اس کی نظروں سے غائب ہو جاؤ گے اور ا
چونکہ مجھے اس پھول کے کھانے کی ضرورت نہیں
ہے اس لئے جاگونہ جن کے ہاتھوں سے پھول
چھینتے ہی فوراً اسے کھا جانا تاکہ تم عقلمند
بھی ہو جاؤ اور تمہیں بھی پراسرار طاقتیں مل جائیں"
چھن چھنگو نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے میں ایسا ہی کرونگا" ٹنگو نے کہا
اور پھر وہ چھن چھنگو سے ہاتھ چھڑا کر جھاڑیوں

میں سے ہوتا ہوا تیزی سے اس درخت پر
چڑھتا چلا گیا جس کے نیچے جاگونہ جن اور بوڑھے
جن بیٹھے ہوتے تھے۔
ادھر جاگونہ جن نے بوڑھے جنوں سے باتیں
کرتے ہوتے پھول کو کھانے کے لئے اپنا ہاتھ
اوپر اٹھایا ہی تھا کہ ٹنگو نے عین اسکے ہاتھ
پر چھلانگ مار دی۔
اس اچانک جھپٹے سے جاگونہ جن بوکھلا گیا اور
ٹنگو نے پھرتی سے اس کے ہاتھ پر جھپٹا مارا
مگر جلدی میں اس کے ہاتھ میں آدھا پھول آیا۔
آدھا جاگونہ جن کے ہاتھوں میں رہ گیا ٹنگو
آدھا پھول لئے تیزی سے جھاڑیوں میں دوڑتا
چلا گیا۔
جب تک جاگونہ جن اور اس کے ساتھی سنبھلتے
ٹنگو بے تحاشا تیزی سے دوڑتا ہوا چھن چھنگو کے پاس
پہنچ گیا۔ چھن چھنگو نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ پکڑ
لیا۔ اور چھن چھنگو کے ساتھ ساتھ ٹنگو بھی جنوں
کی نظروں سے غائب ہوگیا۔
"جلدی سے پھول کھاؤ" چھن چھنگو نے اسے ہدایت کی

"کیا آدھا پھول کھالوں" ٹنگو نے ہانپتے ہوئے کہا
"ہاں آدھا ہی کھالو کچھ نہ کچھ تو اثر ہو جائے گا" چھن چھنگو نے کہا۔ اور ٹنگو نے پھرتی سے پھول منہ میں ڈال لیا۔

ادھر جاگونہ جن اور اس کے ساتھی دیوانہ وار ٹنگو کو ڈھونڈھ رہے تھے مگر ٹنگو انہیں نظر آتا تو ملتا۔

چنانچہ جب سارا جنگل ڈھونڈھکر جاگونہ تھک گیا تو اس نے وہی آدھا پھول اپنے منہ میں ڈال کر کھا لیا۔ ویسے غصے کے مارے اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بندر کی بوٹیاں اڑا دے جس نے اس کے ہاتھوں سے اتنا قیمتی پھول چھین لیا تھا۔

ویسے اسے اس بات کا تصور بھی نہیں تھا کہ یہ چھن چھنگو کا دوست بندر ہے اسکے خیال میں تو چھن چھنگو اور بندر اسی جنگل میں ہونگے جہاں اسکا محل تھا کیونکہ اپنی طرف سے اسے اطمینان تھا کہ اس نے کانٹا چبھو کر چھن چھنگو کی صلاحیتوں کو ختم کر دیا ہے اسکا خیال یہ تھا کہ یہ

کوئی یہاں کا عام بندر ہوگا جس نے پھول کو خوبصورت دیکھکر جھپٹا مارا۔

پھول کھانے کے بعد اس نے جنوں کے سرداروں کو کہا کہ وہ تمام جنوں کو جنگل میں پھیلا دیں اور ہر قیمت پر وہ پھول تلاش کریں جو بندر نے یقیناً کہیں پھینک دیا ہوگا کیونکہ بندر پھول نہیں کھاتے۔

چنانچہ جنگل کے تمام جن اس آدھے پھول کی تلاش میں مصروف ہو گئے۔

ادھر ٹنگو نے جیسے ہی پھول کھایا اس کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں پراسرار طاقتیں آگئی ہوں۔

"چلو ٹنگو اب جاگونہ کے محل میں چلیں ہمیں وہاں چوزم دیوتا کا بت تباہ کرنا ہے" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں چلو" ٹنگو نے کہا۔

"آنکھیں بند کرلو" چھن چھنگو نے کہا اور ٹنگو نے آنکھیں بند کرلیں۔

چمن چھنگلو اور پنگو بندر دوبارہ اس جنگل میں پہنچ گئے جہاں جاگوزہ جن کا محل اور جوزم دیوتا کا بت موجود تھا۔ تین انگلیوں نما درخت ان کے سامنے موجود تھا مگر محل کا دروازہ نظر نہیں آرہا تھا۔

"چمن چھنگلو نے آنکھیں بند کر کے محل کا دروازہ دیکھنے کی کوشش کی مگر اُسے کچھ نظر نہیں آیا۔ آخر یہ محل کا دروازہ کہاں گیا۔" چمن چھنگلو نے پریشان لہجے میں کہا۔

محل کا دروازہ مجھے نظر آرہا ہے اسکو کنڈا لگا ہوا ہے اور کنڈے کے ساتھ ایک جوتا بھی لٹک رہا ہے" پنگو بندر نے جواب دیا۔

اچھا پھر تو ٹھیک ہے میرے خیال میں الٹا پھول کھانے کی وجہ سے اب تم میں یہ جادو کی صلاحیتیں آگئی ہیں پھر آگے بڑھو اور کسی طرح یہ دروازہ کھولدو" چمن چھنگلو نے کہا۔

پنگو بندر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اچھل کر اس نے دروازے کے کنڈے تک پہنچنا چاہا مگر دروازہ بہت اونچا تھا اس لئے اس کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ سکا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرے اور کس طرح کنڈے تک پہنچے کہ اس کا قد خودبخود بڑھنا شروع ہوگیا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دروازے جتنا اونچا ہوگیا۔ پہلے تو وہ حیران رہا پھر اس نے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر کنڈا کھول دیا۔

کنڈا کھلتے ہی اسکا قد خودبخود چھوٹا ہوتا چلا گیا اور اب وہ واپس اپنی اصل قدوقامت پر آگیا۔ کنڈا کھلتے ہی دروازہ چمن چھنگلو کو بھی نظر آنے لگ گیا چنانچہ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر وہ دونوں محل کے اندر داخل ہوگئے

جیسے ہی وہ محل کے اندر داخل ہوا اچانک
ان کے پیروں میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اور
وہ دونوں گیند کی طرح ہوا میں اچھلے اور پھر
فضا میں ہی لٹکے رہ گئے انہوں نے نیچے اترنے
کے لئے بڑے ہاتھ پیر مارے مگر بے سود نہ ہی
چھن چھنگو کی طاقتیں کام آئیں اور نہ چنگو بندر
کی۔ ابھی وہ دونوں سوچ ہی رہے تھے کہ
کیا کریں اور کیا نہ کریں کہ جاگونہ جن کسی
وحشی کی طرح دوڑتا ہوا محل کے اندر داخل ہوا
اس نے جب ان دونوں کو فضا میں لٹکے
دیکھا تو وہ پہلے تو ٹھٹھک گیا پھر اس کے
حلق سے بے اختیار قہقہے نکلنے لگ گئے۔
جاگونہ جن کافی دیر تک ان کے حال پر کھڑا
ہنستا رہا۔ پھر وہ تیزی سے چوزم دیوتا کی طرف
بڑھا۔ چوزم دیوتا کے بت کے سامنے پہنچکر وہ
بے اختیار سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا۔
"چوزم دیوتا میں نے وہ پھول حاصل کر لیا تھا
مگر ایک بندر نے آدھا پھول جھپٹ لیا جو مجھے
نہیں مل سکا۔ البتہ باقی آدھا میں نے کھا لیا ہے"

"مگر چھن چھنگو کی طاقتیں تو پہلے ہی ختم ہو
چکی تھیں پھر وہ اس بندر کو لے کر مک روم
کے جنگلوں میں کیسے پہنچ گیا" جاگونہ جن نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔
"چھن چھنگو نے اپنی طاقتیں واپس لے لی تھیں
اس نے تین سو سالہ پرانے کیکر کے درخت
کا کانٹا توڑ کر اپنی پنڈلی میں چبھو لیا تھا"
چوزم دیوتا نے جواب دیا۔
"اوہ اب کیا میں جاکر انہیں قتل کر دوں" جاگونہ
جن نے سوال کیا۔
"سنو اب اگر تم نے ان پر حملہ کیا تو
میرا زور ٹوٹ جائے گا اور وہ دونوں آزاد
ہو جائیں گے اور میرا زور ٹوٹتے ہی ان کی
صلاحیتیں بھی واپس آ جائیں گی اس لئے اب
تم ایسا کرو جس جگہ وہ لٹکے ہوئے ہیں وہاں
نیچے بڑی بڑی لکڑیاں اکٹھی کر کے ان میں
آگ لگا دو آگ اتنی بلند ہونی چاہیئے کہ وہ دونوں
اس کی زد میں آجائیں اس طرح وہ دونوں
وہیں لٹکے لٹکے جل کر راکھ ہو جائیں گے" چوزم

دیوتا نے جاگونہ جن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھی ترکیب ہے دیوتا میں ابھی جاکر آگ جلاتا ہوں اور انہیں جلاکر راکھ کردیتا ہوں" جاگونہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ اٹھ کر واپس مڑا اور پھر کمرے سے باہر نکل کر محل کے صحن میں آگیا جہاں چھن چھنگو اور پنگو دونوں ہوا میں لٹکے ہوتے تھے۔

"میں ابھی تم دونوں کا بندوبست کرتا ہوں میں تمہیں جلاکر راکھ کر دونگا تم دونوں نے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے" جاگونہ جن نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں جاگونہ جن واقعی تم جیت گئے تم اور تمہارے دیوتا میں بڑی صلاحیتیں ہیں" چھن چھنگو نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے اس نے شکست تسلیم کر لی ہو۔ پنگو اسے حیرت سے دیکھنے لگا کیونکہ چھن چھنگو نے آج تک کسی سے شکست تسلیم نہیں کی تھی۔

"دیکھا آخر تم نے میری اور میرے دیوتا کی

طاقت کو تسلیم کرلیا نا، ہمیں شکست دینا ناممکن ہے" جاگونہ جن اپنی اور اپنے دیوتا کی تعریف پہ خوشی سے پھولا نہ سمایا۔

"اب ہمارا خاتمہ تو قریب ہے جاگونہ جن، مگر مجھے یہ تو بتلادو کہ آخر ہم محل میں داخل ہوتے ہی کیسے فضا میں لٹک گئے اور ہماری طاقتیں کیوں نہیں کام کر رہیں" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں اب تمہیں بتلانے میں کوئی حرج نہیں ہے مجھے ہوزم دیوتا نے بتلایا ہے کہ جب تم دونوں نے دروازہ کھولا تو کنڈے میں لٹکے ہوئے جوتے کو علیحدہ نہ کیا جس کی وجہ سے محل میں داخلے کے ساتھ ہی تمہاری طاقتیں سلب ہوگئیں اور ہوزم دیوتا نے تم دونوں کو ہوا میں لٹکا دیا" جاگونہ جن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے جب تک وہ جوتا نہ ہٹایا جائے ہم یوں ہی رہیں گے" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں جب تک جوتا کنڈے سے علیحدہ نہ کیا جائے تم ایسے ہی رہو گے اور جوتا تم ہٹا نہیں سکتے اس لئے اب تم بے بس ہو۔ میں اب

باہر جا کر جنگل سے بڑی بڑی لکڑیاں لا کر تمہارے
نیچے ڈھیر کروں گا اور پھر ان میں آگ لگا
دوں گا اس طرح تم دونوں آگ میں جل کر
راکھ ہو جاؤ گے" جاگوتہ جن نے انہیں بتلایا اور
پھر وہ اچھلتا کودتا محل سے باہر چلا گیا۔

"یہ تو بہت برا ہوا ٹینگو اب کیا کریں
کس طرح جوتا کنڈے سے علیحدہ ہو تو ہماری
جان چھوٹے ورنہ یہ جن تو واقعی ہمیں جلا کر
راکھ کر دے گا۔" چھن چھنگو نے ٹینگو سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"تم نے شکست کی بات اس لئے کی تھی کہ
تمہیں اصل راز کا علم ہو جائے یا واقعی تم
شکست مان چکے ہو" ٹینگو ابھی تک اس شکست
کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"ارے وہ تو اصل راز معلوم کرنے کے لئے
کیا تھا ورنہ میں تو آخری دم تک جدوجہد
کرنے کا قائل ہوں" چھن چھنگو نے جواب دیا اور
ٹینگو کو تسلی ہو گئی

"مگر اب جوتے کا کیا کریں ہمیں جاگوتہ جن
کے آنے سے پہلے پہلے کچھ کرنا چاہئے" چھن چھنگو
نے کہا۔

"یہاں سے کسی طرح جان چھوٹے تو جوتا علیحدہ
کریں" ٹینگو نے کہا۔

"مگر یہاں سے جان کیسے چھوٹے" چھن چھنگو نے کہا
اب ٹینگو بھلا کیا جواب دیتا خاموش رہا۔

چھن چھنگو نے آنکھیں بند کیں اور دماغ سے سوال
کرنے لگا۔ کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کس
طرح کنڈے سے جوتا علیحدہ کرنا چاہیئے۔

دماغ نے جواب دیا کہ وہ کچھ نہیں بتلا سکتا
اب تو قسمت ہی انہیں بچا سکتی ہے۔

چھن چھنگو یہ جواب سننے پر مایوس سا ہو گیا
اور اب ہو بھی کیا سکتا تھا۔ وہ بے بس ہو گئے
تھے۔ چھن چھنگو نے بندر بابا سے رابطہ قائم کرنے
کی کوشش کی مگر بے سود۔ بندر بابا چلے میں مصروف
تھا اس لئے اس سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔

"میری سمجھ میں ایک ترکیب آئی ہے" چھن چھنگو
ٹینگو بندر نے کہا۔

"وہ کیا" چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"کیوں نہ ہم جاگوما جن کی منت کریں اور عارضی طور پر چوڑم دیوتا کے پجاری بن جائیں شاید وہ ہمارے داؤ میں آجائیں اور اسطرح ہم اپنی صلاحیتیں واپس لے لیں" پنگلو نے کہا۔

"نہیں پنگلو میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی بجائے کسی بت کو سجدہ کروں' چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے میں تو بت شکن ہوں بت پرست نہیں۔ اللہ تعالےٰ اس بت سے کہیں زیادہ طاقتور ہے وہ اگر چاہے تو ہمیں ویسے ہی رہا کرادے۔ اسکی طاقت سے کچھ بعید نہیں" چین چنگلو نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

پھر اللہ تعالےٰ سے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ کسی طرح ہماری رہائی کرا دے۔ اللہ تعالیٰ خلوص سے مانگی ہوئی دعا ضرور قبول کرتا ہے" پنگلو نے کہا

"ہاں یہ ٹھیک ہے ہمیں مایوس ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیئے" چین چنگلو نے کہا اور پھر اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یا باری تعالیٰ ہم دونوں ظالموں کے خاتمے کیلئے

جدوجہد کر رہے ہیں تو ہماری مدد کر، تو
سب سے زیادہ طاقتور ہے تو ہماری مدد کر۔ چھن چھنگو
نے بڑے خلوص سے دعا مانگی۔ عین اسی لمحے جاگوزہ
جن ایک پرانے درخت کا بڑا سا تنا اٹھائے
محل کے اندر داخل ہوا۔ تنا بہت بڑا تھا اس
لئے جیسے ہی جاگوزہ جن نے تنا دروازہ سے
اندر کرنے کیلئے اسے جھکایا اس کے ہاتھ نے
جھٹکا کھایا اور تنے کا سرا عین دروازے کے کونے
میں جا لگا۔ تنا اتنے زور سے لگا تھا کہ جوتا
تو جوتا کنڈا اکھڑ کر دروازے سے دور جا گرا
اور جوتا علیحدہ ہوتے ہی چوڑم دیوتا کا طلسم
ٹوٹ گیا اور وہ دونوں دھڑام سے نیچے آگرے
ان کی طاقتیں واپس آگئی تھیں چنانچہ چھن چھنگو
نے فوراً پنگو کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں
نظروں سے غائب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی
بروقت مدد کی تھی اور ان کی مایوسی کامیابی
میں تبدیل ہوگئی۔

جاگوزہ جن خوشی کے مارے اچھلتا کودتا محل سے
باہر نکلا اور اس نے پرانے اور سوکھے درخت
کے تنے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک
زوردار جھٹکا دیا تو یہ تناور درخت جڑ سے
اکھڑتا چلا آیا۔ پھر اس درخت کو لئے وہ
سیدھا محل کی طرف آیا۔ درخت خاصا بڑا اور
پھیلا ہوا تھا اس لئے سنبھالتے سنبھالتے بھی اس
کے تنے کا سر دروازے سے ٹکرا گیا۔ یہ
ٹکر اتنی شدید تھی کہ دروازے کا کنڈا اکھڑ
کر دور جا گرا۔ اور کنڈا دروازے سے علیحدہ ہوتے

ہی چوڑم دیوتا کا طلسم ٹوٹ گیا اور چھن چھنگلو
اور ٹنگلو دونوں آزاد ہو کر نیچے فرش پر آ گرے
اور ان کی صلاحیتیں واپس آ گئیں۔

جاگونہ جن کو بھی گنڈا ٹوٹنے کا احساس ہو
گیا اس نے وحشت کے عالم میں تنا وہیں چھ
اور اچھل کر محل کے اندر آ گیا اور جب اس
نے وہاں ہوا میں ان دونوں کو لٹکا ہوا نہ
دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے اچھا بھلا پھنسا
ہوا شکار ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر تیزی
سے بھاگتا ہوا چوڑم دیوتا کے بت کی طرف
بھاگا مگر ابھی اس نے دو تین قدم ہی اٹھائے
تھے کر منہ کے بل دھڑام سے نیچے آ گرا
اسی لمحے چھن چھنگلو اور ٹنگلو ظاہر ہو گئے۔

چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا
ہوا تھا پھر اس نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند
کیا اور جاگونہ جن ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا
عین اسی جگہ جہاں وہ دونوں لٹکے ہوئے تھے
جیسے ہی جاگونہ جن وہاں پہنچا چھن چھنگلو نے منہ

میں کچھ پڑھ کر ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا
جاگورنہ جن ہوا میں لٹکا رہ گیا۔

"دیکھو یہ ہے میرے اللہ تعالیٰ کی طاقت
اس نے کس طرح ہمیں رہائی دلائی اور
یہ ظالم عین اسی جگہ لٹکا ہوا ہے جہاں اس
دیوتا نے ہمیں لٹکایا تھا" چھن چھنگلو نے پنگلو
مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور اپنے بندوں
بڑا ہی مہربان ہے خلوص دل سے مانگی
دعا ضائع نہیں جاتی" پنگلو نے سر ہلاتے ہوئے

"اسے اب یہیں لٹکا رہنے دو اندر چل کر
اس دیوتا سے بھی دو دو ہاتھ کریں۔" چھن
نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے اسکا خاتمہ تو کردیں۔" پنگلو نے کہا۔

"نہیں جب تک چڑرم دیوتا کا بت نہیں ٹوٹے گا
نہیں مرے گا۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں چڑرم دیوتا
طرف بڑھنے لگے۔

"ٹھہرو رک جاؤ میری بات سنو۔" اچانک ہوا میں
ہوئے جاگورنہ جن نے انہیں آواز دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے دیکھو اب ہم سے دھوکہ کرنے
کی کوشش نہ کرنا ہم اب تمہاری باتوں میں
نہیں آئیں گے" چھن چھنگلو نے کہا۔

"میں کوئی دھوکہ نہیں کرنا چاہتا میں تم سے
ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ آخر تم ہمارے
پیچھے کیوں لگ گئے ہو۔ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا
ہے" جاگورنہ جن نے کہا۔

"اچھا ابھی تم پوچھ رہے ہو کہ ہم تمہیں
کیوں ختم کرنا چاہتے ہیں تم ظالم ہو۔ انسانوں
اور جنوں پر ظلم کرتے ہو۔ تم نے اس بڑھیا
کو لالچ دیکر اسکی لڑکیوں کا خون پیا ہے
اور میں ظالموں کے خاتمہ کے لئے کام کرتا ہوں
اس لئے تمہارا اور تمہارے دیوتا کا خاتمہ بےحد
ضروری ہے" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"دیکھو اگر صرف یہی بات ہے تو میں آج
سے ظلم سے توبہ کرتا ہوں آئندہ میں کسی
انسان یا جن پر ظلم نہیں کروں گا۔ تم مجھے
معاف کردو" جاگورنہ جن نے منت بھرے لہجے
میں کہا۔

"نہیں ظلم تمہاری نس نس میں رچ چکا ہے
اب تم باز نہیں آسکتے اسوقت تو صرف
بات اس لئے کر رہے ہو تاکہ تمہاری جان بچ
جائے۔" چھن چھنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
"نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں تم جو چاہو تم
اٹھوا لو۔ جس طرح چاہو تسلی کرلو" جاگونہ جن
نے ان کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا
"اچھا ابھی تم یہیں ٹھہرو پہلے میں تمہارے دیوتا
کا خاتمہ کروں پھر تم سے بات کروں گا"
چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"میرے دیوتا کو بھی معاف کردو۔ میرا دیوتا بھی
کبھی مجھے ظلم پر نہیں اکسائے گا" جاگونہ جن نے
دوبارہ ان کی منت کرتے ہوئے کہا۔
"چلو چھن چھنگو یہ ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتا
ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور چکر
میں پھنس جائیں" پنگو نے چھن چھنگو کا ہاتھ پکڑ کر
اپنی طرف گھسیٹتے ہوتے کہا۔
اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس کمرے
کی طرف بڑھے جس میں چورم دیوتا کا بت تھا

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انکی حیرت سے
آنکھیں پھٹ گئیں۔ کیونکہ چورم دیوتا کا بت وہاں
موجود تو تھا۔ مگر بت کے گرد سرخ رنگ کا دھواں
سا چھایا ہوا تھا جو برابر گردش کر رہا تھا چورم
دیوتا کا بت مکمل طور پر اس سرخ رنگ کے
دھوئیں میں چھپا ہوا تھا۔
"ہا ہا ہا تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے نہ ہی
تمہاری کوئی طاقت مجھ پر اثر کرسکتی ہے۔ اگر
تم قریب آئے تو جل کر راکھ ہو جاؤ گے
میرے پجاری نے تمہیں اسلئے باتوں میں لگاکر
روکے رکھا تھا کہ میں اس وقت تک زمین کی
تہہ سے اس دھوئیں کو منگوا لوں اگر تم
فوراً یہاں آجاتے تب البتہ مجھے مشکل ہو جاتی"
چورم دیوتا کے بت سے آواز نکلی۔
وہ دونوں ایک لمحے کے لئے خاموش ہوگئے
پھر چھن چھنگو نے سوچا اس پر اپنی طاقت آزمانی
چاہیے ہو سکتا ہے یہ ہمیں دھوکا دے رہا ہو۔
چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا
اور منہ ہی میں کچھ پڑھنے لگا مگر کچھ بھی

نہ ہوا۔ سرخ دھواں اسی طرح بت کے گر
گردش کرتا رہا۔
چھن چھنگو نے اپنی پوری کوشش کر لی مگر
دھواں نہ جانے کیا تھا کہ اس پر کسی
طاقت کا اثر نہ ہوا۔
جب ہر طرف سے چھن چھنگو مایوس ہو گیا
اس نے اپنے دماغ سے سوال کیا۔
کہ وہ چوڑم دیوتا کے بت کو کیسے
سکتا ہے۔
اس کے دماغ نے جواب دیا کہ یہ دھو
بے حد خطرناک ہے اور زمین کی نچلی تہہ سے
آیا ہے اس پر کوئی طاقت اثر نہیں کرتی
اب اس بت کو تباہ کرنے کا ایک
طریقہ ہے کہ زمینی گرز حاصل کیا جائے زمینی گرز
ہی اس دھوئیں کے اثر کو توڑ سکتا ہے۔
"زمینی گرز کہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے"
چھن چھنگو نے دوبارہ سوال کیا۔
"زمینی گرز زمین کی اس تہہ میں پایا جاتا
ہے جہاں سے یہ دھواں آیا ہے یہ ایک چھا

سی چٹان ہے جو گرز کی شکل میں ہے۔" دماغ
نے جواب دیا۔
"میں اس گرز تک کیسے پہنچ سکتا ہوں" چھن چھنگو
نے پوچھا۔
"اس گرز تک پہنچنا بہت مشکل ہے تم ایسا
کرو کہ اس غار میں جاکر بزرگ بابا سے پوچھو
وہ تمہیں بتلائے گا زمینی گرز تک پہنچنے کا راستہ
صرف اسے ہی آتا ہے" دماغ نے جواب دیا۔
اور چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں وہ تیزی سے
واپس مڑا اور پنگو سے کہنے لگا
"میرے پیچھے آؤ"
"مگر کہاں" پنگو نے اسکے پیچھے جاتے ہوئے کہا
"اس بزرگ بابا کے پاس جس نے ہمیں سانپوں
والی پہاڑی تک پہنچایا تھا" چھن چھنگو نے کہا اور
پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے محل کے دروازے
سے باہر نکلتے چلے گئے۔ راستے میں جاگونہ جن
انہیں آوازیں دیتا رہ گیا مگر انہوں نے اس کی
کوئی بات نہیں سنی۔
محل سے باہر آکر چھن چھنگو سیدھا اس جگہ گیا

جہاں غار کا دروازہ تھا اب وہاں ایک ار
جھاڑی اُگ آئی تھی غار کا دروازہ اس جھاڑی
کی جڑ میں سے صاف نظر آرہا تھا چھن چھنگو نے
جھاڑی کو ایک طرف ہٹایا اور پھر وہ غار میں
داخل ہوگیا ٹینگو بندر بھی اس کے پیچھے پیچھے
اندر داخل ہوگیا۔

وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے اس کمرے میں
پہنچے جہاں بزرگ بابا چراغ جلائے عبادت میں مصروف تھا
چھن چھنگو نے بڑے مؤدبانہ طریقے سے انہیں
سلام کیا۔

بزرگ بابا نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا پھر سر
ہلاکر سلام کا جواب دیا اور انہیں بیٹھنے کا
اشارہ کیا۔ وہ دونوں خاموشی سے ان کے قریب
بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

بزرگ بابا نے عبادت سے فارغ ہوکر سر اٹھایا
اور پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اپنی طاقتیں واپس ملنے کی مبارک باد ہو
اور تمہیں بھی ٹینگو تم نے وہ سنہرا پھول کھاکر
خاصا فائدہ حاصل کرلیا ہے۔"

"یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور آپ کی
دعا سے ہوا ہے بزرگ بابا" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتا ہے
ویسے تمہارے دوست بندر نے تمہاری خاطر قربانیاں
دی ہیں یہ تمہارا سچا دوست ہے" بزرگ بابا نے کہا

"ہاں واقعی اس نے ابتک کئی بار میری جان
بچائی ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"خیر یہ باتیں ہوتی رہیں گی اب مجھے بتلاؤ
کہ تم میرے پاس کیسے آئے ہو" بزرگ بابا
نے کہا۔

"باباجی آپ کو علم ہی ہوگا کہ ہم ظالم جاگونہ
جن اور اس کے دیوتا کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں
جاگونہ جن کو تو ہم نے بے بس کر دیا ہے
مگر جب تک اس بت کا خاتمہ نہ کیا جائے
جاگونہ جن کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ مگر دیوتا کے
بت نے اپنے گرد زمین کے تہہ سے سُرخ
دھواں منگوا کر لپیٹ لیا ہے اور مجھے معلوم ہوا
ہے کہ جب تک زمینی گرز حاصل نہ کیا جائے
اس بت کا خاتمہ نہیں ہو سکتا اور زمینی گرز

جہاں ملتا ہے اس کا راستہ صرف آپ جانتے ہیں۔
چھن چھنگو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
"ہوں زمینی گرز" بزرگ بابا یہ کہہ کر کچھ
دیر خاموش رہے پھر کہنے لگے
"تمہارا مقصد بےحد نیک ہے اس لئے میں
تمہیں راستہ ضرور بتلاؤں گا مگر زمینی گرز تک
پہنچنے کے لئے تمہیں بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی
اور ہو سکتا ہے تمہاری جان بھی چلی جائے"
"آپ ہمیں راستہ بتلائیں باباجی ہم اللہ تعالیٰ کی
مدد سے یہ گرز ضرور حاصل کرلیں گے" چھن چھنگو
نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے ہمت کرو اللہ تعالیٰ کی مدد اور میری
دعا تمہارے ساتھ ہوگی" بزرگ بابا نے کہا۔
کچھ دیر خاموشی طاری رہی پھر بزرگ بابا نے کہا
"سنو چھن چھنگو اس جنگل کے مغربی کنارے پر
ایک چشمہ ہے جس کا پانی سرخ رنگ کا ہے
اس چشمہ کے قریب ایک غار ہے تم اس غار
میں داخل ہو جاؤ یہ غار نیچے اترتا جائے گا
یہاں تک کہ زمین کے سب سے نچلے حصے تک

پہنچ جائے گا۔ جہاں یہ غار ختم ہو وہاں
ایک چٹان سی آجائے گی اس چٹان کو توڑ دو
گے تو اس کے اندر سے وہ گرز نکلے گا
وہ گرز لے کر تم اس غار کے راستے واپس آجانا"
"مگر باباجی یہ تو بےحد آسان بات ہے صرف
سفر ہی تو کرنا ہے" چھن چھنگو نے کہا۔
نہیں بیٹے اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھتے ہو
اس کے راستے میں تین وادیاں آتی ہیں۔ پہلی
وادی میں خوفناک شیر بستے ہیں ان شیروں کا خاتمہ
کر کے تم غار میں آگے بڑھ سکو گے اس کے
بعد دوسری وادی کالے چیتوں کی آتی ہے تیسری
وادی زہریلے سانپوں کی ہے ان وادیوں سے گزرنے
کے بعد ہی تم گرز تک پہنچ سکو گے۔ یہ بات
خیال میں رکھنا کہ غار میں داخل ہوتے ہی تم
دونوں کی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور ان وادیوں
سے تم صرف اپنی عقلمندی اور چالاکی سے گذر
سکتے ہو" بزرگ بابا نے کہا۔
ٹھیک ہے بزرگ بابا ہم تو اللہ تعالےٰ کی
مدد اور آسرے پہ جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہماری مدد

کرے گا" چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹے اللہ تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا جاؤ خدا حافظ" بزرگ بابا نے ان دونوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے غار سے باہر نکل آئے۔

"آؤ پنگو جنگل کے مغربی کنارے کی طرف چلیں راستہ تو واقعی بے حد کٹھن ہے مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ انشاءاللہ ہم کامیاب لوٹیں گے" چھن چھنگو نے پنگو سے کہا۔ اور پنگو نے سر ہلا دیا۔

پھر وہ دونوں تیزی سے جنگل کے مغربی کونے کی طرف بڑھنے لگے۔

تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد وہ اس چشمہ پر پہنچ گئے جس کا پانی سرخ رنگ کا تھا اس کے قریب ہی وہ غار موجود تھا۔

چھن چھنگو نے غار کے دہانے پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی دعا مانگی اور پھر

قریب ہی ایک درخت کی شاخ توڑ لی تاکہ کسی وقت کام آسکے۔

شاخ ہاتھ میں لئے ہوئے وہ غار کے اندر داخل ہو گیا پنگو بھی اس کے پیچھے پیچھے غار کے اندر داخل ہو گیا۔

جیسے ہی وہ دونوں غار کے اندر داخل ہوئے ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس اندھیری غار کے اندر روشنی سی پھیل گئی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے غار کی دیواروں سے روشنی چھن چھن کر آ رہی ہو۔

وہ دونوں بڑے حیران ہوئے مگر وہ رکے نہیں بلکہ آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔ غار میں شروع شروع میں چمگادڑ اڑتے نظر آئے مگر آہستہ آہستہ وہ غائب ہوگئے۔

وہ دونوں مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ جب وہ بری طرح تھک گئے تو چن چھنگو ایک جگہ بیٹھ گیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں یہاں کچھ دیر آرام کر لینا چاہیئے یہ غار تو بہت طویل ہے" چن چھنگو نے کہا۔

"ہاں میں بھی تھک گیا ہوں" ٹنگو نے ایک طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

چن چھنگو نے دیوار سے پشت لگا کر آنکھیں بند کر لیں اور چونکہ وہ بے حد تھک گیا تھا اس لئے اسے فوراً ہی نیند آگئی۔

ٹنگو کچھ دیر تو آرام کرتا رہا پھر وہ اٹھا اور آگے بڑھنے لگا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ شیروں کی وادی تک پہنچنے کے لئے ابھی کتنا سفر باقی رہتا ہے۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اچانک اسے دور سے شیر کے گرجنے کی آواز سنائی دی وہ سمجھ گیا کہ شیروں کی وادی اب نزدیک آگئی ہے۔

وہ سوچنے لگا کہ آگے جائے یا واپس چن چھنگو

کی طرف چلا جائے۔ وہ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا، پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ آگے جا کر دیکھے تو سہی کہ وادی میں کتنے شیر موجود ہیں۔

چنانچہ وہ آگے بڑھنے لگا ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اس نے دیکھا کہ غار ختم ہو گیا ہے اور اب وہاں ایک چھوٹی سی وادی تھی وادی کے دوسرے سرے پر دوبارہ غار کا دھانہ نظر آ رہا تھا۔ اور اس وادی میں سینکڑوں شیر گھوم رہے تھے بہت بڑے اور خوفناک شیر۔

جیسے ہی انہوں نے پنگلو بندر کو دیکھا وہ تیزی سے اسکی طرف لپکے پنگلو نے واپس بھاگنا چاہا مگر شیروں نے اسے فوراً ہی گھیر لیا ان کی غراہٹوں سے پنگلو کی جان نکلی جا رہی تھی۔

دوسرے لمحے ایک قوی ہیکل اور بوڑھا شیر آگے بڑھا اور پنگلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا ایک لمحے تک وہ غور سے اسے دیکھتا رہا، پھر گرجدار آواز میں بولا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے؟"

پنگلو چونکہ جانور تھا اس لئے وہ ان کی زبان آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔

"میرا نام پنگلو ہے میرا ایک انسان دوست ہے چھن چھنگلو، ہم دونوں ایک ظالم جن اور اس کے دیوتا کے خاتمے کے لئے زمینی گرز حاصل کرنے کے لئے نکلے ہیں" پنگلو بندر نے ڈرتے کہا۔

"ہوں زمینی گرز، تم احمق ہو جو یہ گرز لینے کے لئے آئے ہو۔ ہم تمہیں کسی صورت آگے نہیں جانے دیں گے اس لئے بہتر ہے کہ تم واپس چلے جاؤ" شیر نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم بھی فیصلہ کر کے نکلے ہیں کہ گرز ضرور حاصل کریں گے چاہے اس کے لئے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے" پنگلو نے کہا۔ "اچھا جاؤ اور اپنے دوست کو لے آؤ" شیر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہمیں یہاں سے گذرنے دو گے؟"

"تم آؤ تو سہی" شیر نے جواب دیا اور

پنگو خوشی سے اچھلتا کودتا واپس چلا گیا جب
وہ چھن چھنگو کے پاس پہنچا تو وہ ابھی تک
سو رہا تھا پنگو نے اسے اٹھایا اور ساری بات
بتلا دی۔

"ارے اگر شیر ہمیں کچھ نہ کہیں تو مزے
آجائیں گے" چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا
اور وہ دونوں تیزی سے شیروں کی وادی کی
طرف بڑھنے لگے۔

ادھر پنگو کے جانے کے بعد سردار شیر نے
باقی شیروں سے کہاکہ ہمیں انسان کا گوشت
کھائے مدت ہوگئی ہے اب خوب دعوت ہوگی
میں نے بندر کو اس لئے بھیج دیا تھا کہ کہیں
وہ انسان ڈر کر نہ بھاگ جائے اور باقی شیر
بھی اس کی بات سنکر خوشی سے اچھلنے لگے
تھوڑی دیر بعد چھن چھنگو اور پنگو وادی کے
سرے پر پہنچ گئے۔

پہلے تو شیر ان دونوں کو دیکھ کر انکی
طرف لپکے مگر پھر اچانک چیخ کر واپس دوڑنے

لگے۔ شیروں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ سب سمٹ کر ایک کونے میں دبک گئے۔

"ارے انہیں کیا ہوا یہ ہم سے خوفزدہ کیوں ہوگئے ہیں" چھن چھنگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا،

"معلوم نہیں میں پوچھتا ہوں" پنگلو نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

اور اس نے زور سے آواز دیکر ان سے یہ بات پوچھی۔

"یہ شاخ پھینک دو اس کی بُو کی وجہ سے ہم تمہارے قریب نہیں آسکتے" سردار شیر نے چیخ کر کہا۔

"اچھا تو یہ اس شاخ سے ڈر گئے ہیں چلو اچھا ہوا ہمیں ان کا احسان نہیں اٹھانا پڑا آؤ وادی پار کرکے غار میں داخل ہو جائیں" چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے وادی پار کر گئے جب وہ غار میں داخل ہوتے تو پیچھے سے شیر کی آواز آئی۔

"کاش تمہارے ہاتھ میں یہ شاخ نہ ہوتی تو

آج ہم بڑے مزے کی دعوت کھاتے"

ہوں تو ان کی نیت خراب تھی" چھن چھنگو نے کہا۔

"یہ شاخ کس درخت کی ہے جس سے شیر ڈر گئے ہیں" پنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

"معلوم نہیں میں نے تو ویسے ہی اسے توڑ لیا تھا تاکہ چھوٹے موٹے جانوروں کو ہٹا یا جاسکے اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کوئی خصوصی شاخ ہے اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر رہا ہے"۔ چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں معلوم تو ایسے ہی ہوتا ہے" پنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ دوسری وادی کے قریب پہنچ گئے یہاں سیاہ رنگ کے خوفناک چیتے گھوم رہے تھے انہوں نے جب ان دونوں کو دیکھا تو وہ غراتے ہوئے ان کی طرف لپکے چھن چھنگو نے وہ شاخ ان کے سامنے کر دیا اور شاخ کو دیکھ کر وہ چیتے بھی چیختے

ہوئے واپس پلٹے اور ایک طرف دبک گئے۔

چھن چھنگلو اور پنگلو نے دوڑ کر یہ وادی بھی پار کرلی اور ایکبار پھر غار میں داخل ہو گئے اب وہ خوش تھے بے حد خوش، اس شاخ نے تو وہ کام دکھایا تھا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

اب وہ غار میں دوڑنے لگے مگر جلد ہی وہ تھک گئے چنانچہ ایک بار پھر آرام کرنے بیٹھ گئے تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد اٹھے اور آگے بڑھنے لگے جلد ہی وہ سانپوں کی وادی کے قریب پہنچ گئے اس وادی میں ہر قسم کے سانپ کلبلا رہے تھے ایسے لگتا تھا جیسے یہاں سانپوں کا سمندر ہو۔

چھن چھنگلو نے یہاں بھی شاخ آگے بڑھائی مگر ان سانپوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اب تو وہ دونوں گھبرا گئے۔

اچانک چھن چھنگلو کو ایک خیال آیا اس نے شاخ کا ایک پتہ توڑ کر ان سانپوں کی طرف پھینکا جیسے ہی پتہ سانپ سے ٹکرایا وہ اچھل

بھاگا اور پھر تو وہ تیزی سے ہٹنے لگے جس جس سانپ کا جسم اس پتے سے ٹکراتا وہ اچھل کر دور ہٹ جاتا۔ اب درمیان میں ایک راستہ سا بن گیا تھا۔

چنانچہ وہ اطمینان سے اس راستے پر چلتے ہوئے اس خوفناک وادی کو بھی پار کر گئے۔ اب ایکبار پھر وہ غار میں داخل ہو چکے تھے۔

غار میں داخل ہو کر انہوں نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اس شاخ کی مدد سے وہ تینوں خوفناک وادیوں کو پار کر آئے تھے اب مسئلہ تھا اس چٹان کا۔

چلتے چلتے وہ اس چٹان تک پہنچ ہی گئے یہاں غار ختم ہو گئی تھی چٹان بہت بڑی تھی۔ اور اتنی ٹھوس تھی کہ اسے توڑنا تو ایک طرف ہلایا بھی نہیں جا سکتا تھا۔

چھن چھنگلو سوچنے لگا کہ اب وہ کیا کرے کافی دیر تک مغز ماری کرنے کے باوجود بھی کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی۔ آخر سوچ سوچ کر وہ آگے بڑھا اور ہاتھ لگا کر اسے دیکھنے

لگا۔ اور اچانک اس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شاخ چٹان سے چھوگئی جیسے ہی شاخ اس چٹان کیساتھ لگی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چٹان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگئی وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹے تاکہ پتھروں کی زد میں نہ آجائیں مگر چٹان اس طرح ٹوٹی تھی کہ اس کے ریشے ریشے ہو گئے تھے۔

جب گرد چھٹی تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں چٹان پڑی تھی وہاں چٹان کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا گرز پڑا تھا۔

چھن چھنگو نے لپک کر وہ گرز اٹھا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اسے کامیاب کیا تھا گرز حاصل کرکے وہ واپس لوٹے اسبار انہوں نے بڑے اطمینان سے تینوں وادیاں پار کیں اور تقریباً دو دن تک چلنے کے بعد وہ اس غار کے دھانے سے باہر آگئے۔

وہ بیحد خوش تھے کیونکہ اب وہ اس ظالم دیوتا کو آسانی سے توڑ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جاگونہ کے محل کی طرف دوڑنا شروع کردیا

جلد ہی وہ محل میں داخل ہو گئے وہاں جاگوند
جن ابھی تک ہوا میں لٹکا ہوا تھا اس نے
جب چھن چھنگو کے کاندھے پر نیلی گرز دیکھا تو
وہ بے اختیار روتے پیٹنے لگا۔ اور ان کی منتیں
کرنے لگا مگر چھن چھنگو نے اس کے رونے پیٹنے
پر کان نہیں دھرے اور بھاگتا ہوا اس کمرے
کی طرف بڑھا جہاں چوڑم دیوتا کا بت تھا۔

چوڑم دیوتا کا بت وہاں موجود تھا اور
اس کے گرد سرخ رنگ کا دھواں ابھی تک
گردش کر رہا تھا

جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوتے چوڑم
دیوتا کے بت میں سے بھی چیخنے کی آوازیں
آنے لگیں۔ چھن چھنگو تیزی سے آگے بڑھا اور
اس نے پوری قوت سے گرز چوڑم دیوتا کے
بت پر دے مارا۔ جیسے ہی گرز اس دیوتا کے
بت پر لگا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف
چیخنے اور رونے کی آوازیں آنے لگیں جیسے بیشمار
بدروحیں چیخ چلا رہی ہوں ہر طرف گرد ہی گرد
چھا گئی تھی۔

جب گرد چھٹی تو انہوں نے دیکھا کہ وہ
محل غائب ہو چکا تھا اب وہاں جنگل ہی جنگل
تھا۔ اور درمیان میں جاگوند جن کی لاش پڑی
ہوئی تھی جو بہت ڈراؤنی لگ رہی تھی۔ اس کے
کاندھوں پر موجود سانپ بھی مر چکے تھے۔

"خدا کا شکر ہے کہ ہم ایک اور ظالم کا
خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں" چھن چھنگو نے
خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں اللہ نے مہربانی کی ہے اب اس لاش
کو لے کر اس شہر میں چلنا چاہیے تاکہ اسے
بادشاہ کے سامنے پیش کیا جا سکے" چنگو نے کہا۔

"ہاں چلتے ہیں" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس
نے منہ میں پڑھ کر لاش کی طرف پھونک
ماری اور پھر اس نے آگے بڑھ کر اس
قوی ہیکل اور لمبے چوڑے جن کی لاش یوں اٹھا
لی جیسے وہ معمولی سا کھلونا ہو۔ جن کی لاش بالکل
ہلکی پھلکی ہو چکی تھی۔

لاش اٹھاتے وہ جنگل میں سے گزرتے ہوئے
اس شہر کی دیواروں تک پہنچ گئے۔

شہر کا دروازہ بند تھا مگر چھن چھنگلو کو لاش اٹھائے دیکھکر دروازہ کھول دیا گیا اور انہیں سیدھا بادشاہ کے پاس پہنچا دیا گیا۔

بادشاہ نے جب اس خوفناک جن کی لاش دیکھی تو حیران ہوا۔

"تم آگئے پراسرار لوتے مگر یہ کیا ہے یہ تو کوئی خوفناک مخلوق ہے" بادشاہ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت یہ اس ظالم جن کی لاش ہے جس سے بڑھیا نے گٹھ جوڑ کر رکھا تھا۔ وہ اسے لڑکیوں کا خون پلاتی تھی تاکہ جن اسے دوبارہ جوان کر دے اب تو آپ کو میری بات کا یقین آگیا ہو گا۔" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں اب ہمیں یقین آگیا ہے کہ وہ بڑھیا بڑی مکار اور ظالم ہے میں ابھی دربار عام کا حکم دیتا ہوں" بادشاہ نے کہا اور پھر اس نے تالی بجائی فوراً ہی ایک غلام حاضر ہوگیا۔

"دربار عام منعقد کیا جائے اور بڑھیا کو جیل سے نکال کر دربار میں پیش کیا جائے" بادشاہ نے حکم دیا اور غلام تیزی سے واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دربار عام منعقد ہوا۔ شہر کے تمام لوگ وہاں موجود تھے چھن چھنگلو نے جاگورنہ جن کی لاش زمین پہ ڈال دی۔

جب بڑھیا کو وہاں لے آیا گیا تو اس نے جاگورنہ جن کی لاش دیکھتے ہی رونا پیٹنا شروع کر دیا۔

"اب بتلاؤ بڑھیا کیا تم اس جن کو لڑکیوں کا خون پلاتی تھی" بادشاہ نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

"ہاں بادشاہ سلامت مجھے اپنے جرم کا اقرار ہے مجھ سے غلطی ہوئی میں جوان بننا چاہتی تھی"

"تم ظالم ہو اور مکار ہو بڑھیا میں تمہیں معاف نہیں کرسکتا۔" بادشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اور وہ لوگ بھی بادشاہ کی حمایت میں نعرے لگانے لگے جن کی لڑکیاں غائب ہوئی تھیں چنانچہ بادشاہ کے اشارے پہ ایک جلاد نے آگے بڑھکر تلوار کے ایک ہی وار سے بڑھیا

کا سر قلم کر دیا اور بڑھیا کی لاش بھی جن کی لاش پر گر کر تڑپنے لگی۔

"ان کی لاشوں کو جلا کر راکھ کر دو۔" بادشاہ نے حکم دیا۔ اور پھر چھن چھنگو اور پنگلو کو لیکر اپنے محل میں آ گیا۔

اس نے چھن چھنگو کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس کے شہر اور رعایا کو ان ظالموں کے پنجے سے بچا لیا۔

ابھی چھن چھنگو اور بادشاہ کو باتیں کرتے کچھ ہی دیر گذری تھی کہ اچانک باہر سے شوروغل اور چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

بادشاہ کے ساتھ ساتھ چھن چھنگو بھی یہ آوازیں سُنکر چونک پڑا۔ اسی لمحے ایک دربان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ بری طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

"با ــــ بب ــــ بادشاہ ــــ سلامت!" دربان نے شدید بوکھلاہٹ کے عالم میں رک رک کر کہا۔

"کیا بات ہے، یہ باہر کیسا شور ہے؟" بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"حضور وہ جن ــــ خوفناک جن ــــ" دربان خوف کی شدت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔

"کیا ہوا اس جن کو؟" چھن چھنگو نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ زندہ ہو گیا ہے اور لوگوں کو کھا رہا ہے۔" دربان نے کہا۔

"جاگونہ جن زندہ ہو گیا مگر کیسے؟" چھن چھنگو نے حیرت کی شدت سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بادشاہ کچھ کہتا وہ دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ پنگلو بندر بھی اس کے پیچھے دوڑا۔

اب محل سے باہر بے پناہ شور تھا۔ دردناک چیخوں سے پورا شہر گونج رہا تھا۔ چھن چھنگو بھاگتا ہوا جب محل سے باہر آیا تو اس نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔

محل کے سامنے کھلے میدان میں لکڑیوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر جل رہا تھا۔ آگ کے شعلے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ اور خوفناک جاگونہ جن اس آگ کے درمیان کھڑا تھا۔ اس کے سر اور کاندھوں پر موجود سانپ بھی پھنکار رہے تھے۔ اور جاگونہ جن